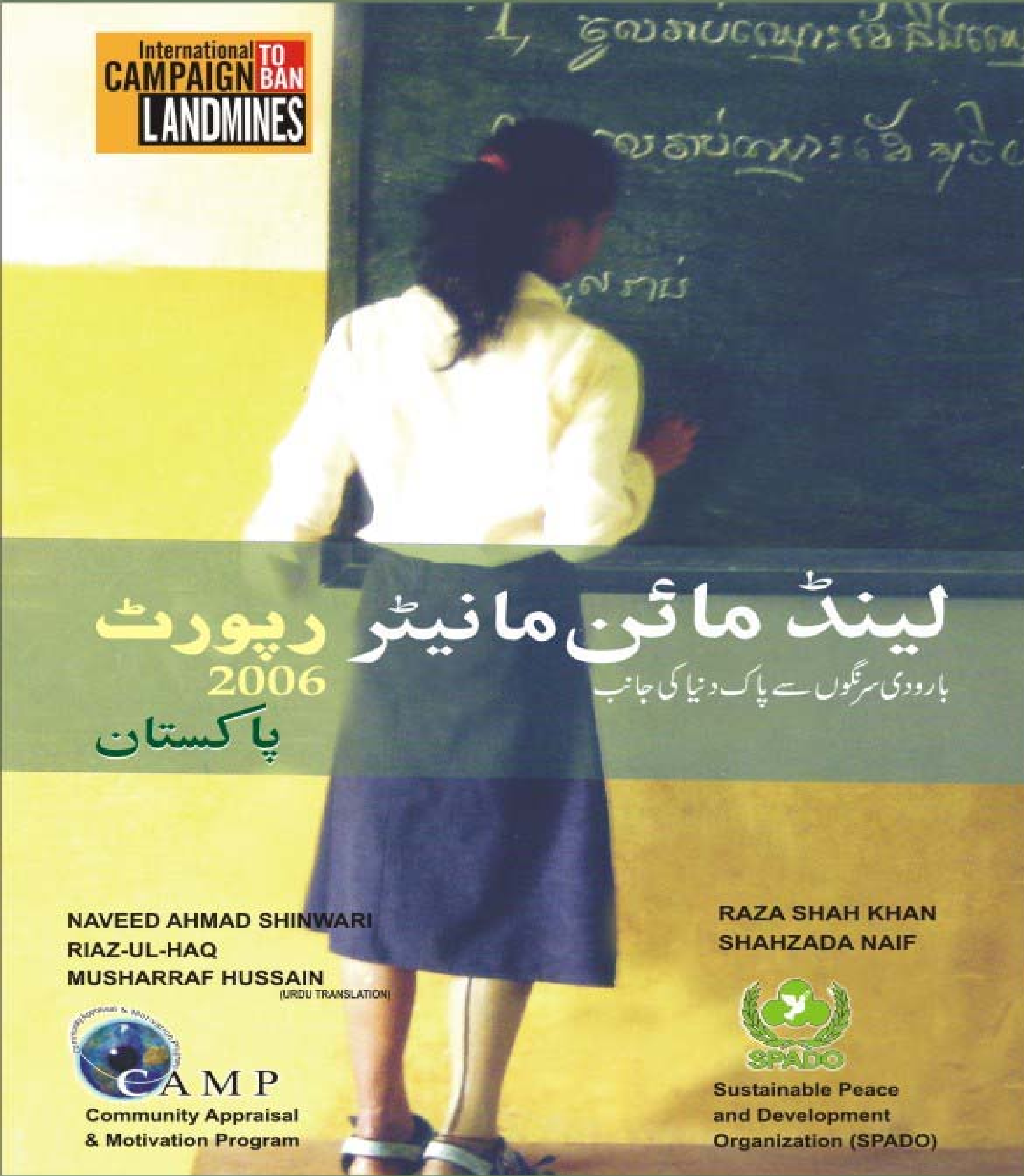

International Campaign to Ban Landmines

لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ

2006

بارودی سرنگوں سے پاک دنیا کی جانب

پاکستان

NAVEED AHMAD SHINWARI
RIAZ-UL-HAQ
MUSHARRAF HUSSAIN
(URDU TRANSLATION)

CAMP
Community Appraisal
& Motivation Program

RAZA SHAH KHAN
SHAHZADA NAIF

SPADO
Sustainable Peace
and Development
Organization (SPADO)

لینڈ مائن مانیٹر کے بارے میں

یہ آٹھویں لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ ہے۔ یہ بین الاقوامی مہم کی بے مثال کاروائی کا سالانہ نتیجہ ہے تا کہ 1997 کے بارودی سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے (LANDMINE BAN TREATY) کے نفاذ اور اس معاہدے کی تعمیل کی نگرانی کی جاسکے اور رپورٹ کیا جاسکے اور مزید برآں بین الاقوامی برادری کا بارودی سُرنگوں سے پیدا ہونیوالے انسانی المیے پر ردِ عمل کا جائزہ لیا جاسکے۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ غیر حکومتی ادارے ایک مربوط، منظم اور پائیدار انداز میں یکجا ہوئے تا کہ ایک انسان دوستی پر مبنی قانون (HUMANITARIAN LAW) یا بالفاظ دیگر غیر مسلح کرنے کے معاہدے (DISARMAMENT TREATY) کے نفاذ کا جائزہ لیا جاسکے اور اس سے جڑے مسائل اور اُن پر پیش رفت کا جائزہ لے کر انہیں دستاویزی طور پر محفوظ کیا جائے اسطرح سول سوسائٹی کی جانب سے مسئلے کی چھان بین کے نظریئے کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

1999 سے ابتک گذشتہ سالانہ سات رپورٹوں کا اجراء ہو چکا ہے جنہیں بارودی سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے کی پابند ریاستی پارٹیوں کے سالانہ اجلاس میں پیش کیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. MAPUTO, MOZAMBIQUE ------------ MAY 1999
2. GENEVA, SWITZERLAND ------SEPTEMBER 2000
3. MANAGUA, BUCARAGYA ------SEPTEMBER 2001
4. GENEVA, SWITZERLAND ------SEPTEMBER 2002
5. BANGKOK, THAILAND ------SEPTEMBER 2003
6. NAIROBI, KENYA ------NOV. - DEC. 2004
7. ZAGREB, CROATIA ------NOV. - DEC. 2005

یہ رپورٹ نہ تو چھان بین کا تکنیکی نظام ہے اور نہ ہی معائنے کا رسمی اصول کار- یہ سول سوسائٹی کی ایک کوشش ہے تا کہ حکومتوں کو انسان کُش بارودی سرنگوں کے حوالے سے لی جانے والی ذمہ داریوں پر پابند کیا جاسکے۔ یہ ان حکومتوں کی پیروی کرنے کے لیے ایک مفید آلہء کار بھی ہے جنہوں نے ابھی تک 1997 کے بارودی سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے کی توثیق نہیں کی۔ یہ عوامی سطح پر دستیاب معلومات کو وسیع پیانے پر اکٹھا کرنے، تجزیہ کرنے اور تقسیم کے زریعے سے کیا جاتا ہے۔

لینڈ مائن مانیٹر ریاستی فریقوں کی شفاف رپورٹنگ کو سراہنے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے جو کہ بارودی سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے کے آرٹیکل 7 کے تحت ضروری ہے۔ یہ اُس مشترکہ خیال کی عکاسی کرتا ہے کہ شفافیت، اعتماد اور باہمی اشتراک، انسان کُش بارودی سُرنگوں کے کامیاب خاتمے کے لیے اہم عناصر ہیں۔ لینڈ مائن مانیٹر کے قیام کا مقصد انفرادی رپورٹنگ اور تجزیہ کی ضرورت کو تسلیم کرنا بھی ہے۔

لینڈ مائن مانیٹر اور اس کی سالانہ رپورٹ کا مقصد بارودی سُرنگوں سے واسطہ مسائل کو بحث کے لیے پیش کرنا اور وضاحت طلب کرنا تا کہ "بارودی سُرنگوں سے پاک دُنیا" جیسے اہم مقصد کی جانب پیش رفت ہو سکے۔ لینڈ مائن مانیٹر اس یقین کے ساتھ کارفرما ہے کہ زیرِ غور مسائل کے حوالے سے حقیقی معلومات فراہم کرے تا کہ بین الاقوامی برادری اس سے استفادہ کر سکے۔

لینڈ مائن مانیٹر 2006 میں 126 ممالک اورعلاقوں کے بارے میں معلومات ہیں جو کہ بارودی سُرنگوں پر پابندی، استعمال، پیداوار، ترسیل، ذخیرہ، مائن ایکشن کے لیے مالی معاونت، بارودی سُرنگوں کی صفائی، بارودی سُرنگوں سے درپیش خطرات کی آگاہی، بارودی سُرنگوں کے حادثات اور متاثرین کی امداد کے حوالے سے ہیں۔ لینڈ مائن مانیٹر 2006 کا مرکز نگاہ بارودی سُرنگوں سے متاثرہ ممالک، معاہدے پر عملدرآمد کی پابند ریاستی پارٹیاں اورغیر ریاستی گروہ ہیں۔ رپورٹ میں مائن ایکشن کے لیے مالی معاونت فراہم کرنے والے ممالک کے بارے میں بھی معلومات ہیں۔

لینڈ مائن مانیٹر گزشتہ سال کی طرح اس بار بھی رپورٹ میں موجود چند چھوٹی موٹی خامیوں کو تسلیم کرتا ہے تاہم یہ لینڈ مائن مانیٹر کا ایک بھرپور اقدام ہے۔ لینڈ مائن مانیٹر ایک نظام ہے جس میں مسلسل اضافہ، تصحیح اور بہتری لائی جاتی ہے۔ حکومتوں اور دوسروں سے رائے لی جاتی ہے، وضاحت طلب کی جاتی ہے اور تصحیح کرائی جاتی ہے جس کے پیچھے اس پیچیدہ موضوع پر کارآمد بحث اور حقیقی اور مستند معلومات تک رسائی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔

لینڈ مائن مانیٹر 2006 کا عمل

جون 1998 میں بارودی سُرنگوں کی بین الاقوامی تنظیم (ICBL) لینڈ مائن مانیٹر کے اجراء پر رسمی طور پر رضامند ہوئی۔ لینڈ مائن مانیٹر کا انتظام ایک چار رکنی اداریاتی بورڈ چلاتا ہے جن میں مائن ایکشن کینیڈا، ہینڈی کیپ انٹرنیشنل (HANDICAP INTERNATIONAL)، ہیومن رائٹس واچ (HUMAN RIGHTS WATCH) اور (NORWEGIAN PEOPLE's AID) شامل ہیں۔ مائن ایکشن کینیڈا نمائندہ ادارے کے طور پر کام کرتا ہے۔ لینڈ مائن مانیٹر کے انتظام اور فیصلہ سازی کی مکمل ذمہ داری اداریاتی بورڈ کی ہے۔

زاغرب (کروایشیا) میں 3 تا 4 دسمبر 2005 کو اداریاتی بورڈ کی میٹنگ میں لینڈ مائن مانیٹر 2006 کے لیے تحقیقی فنڈ کا اجراء کیا گیا۔ معلومات کے تبادلے، تحقیق کے ذریعے حاصل کردہ اعداد و شمار کا تجزیہ، کمیوں کی نشاندہی اور ایک ہی طریقہ کار کے تحت لینڈ مائن مانیٹر کی تحقیق، رپورٹنگ کو یقینی بنانے کے کوارڈی نیٹرز کا اجلاس اُٹاوا، کینیڈا میں 9 تا 10 فروری کو ہوا۔ نظر ثانی اور رائے تبصرہ کی غرض سے مارچ اور اپریل 2006 میں تحقیقی رپورٹوں کے مسودے کوارڈی نیٹرز کے پاس جمع کیے گئے۔

60 سے زائد تحقیق کاروں اور کوارڈی نیٹرز کا اجلاس نام پین (PHNOM PENH) کمبوڈیا میں 2 تا 4 اپریل 2006 کو ہوا تاکہ حاصل کردہ حقائق کو زیر بحث لایا جاسکے، بارودی سُرنگوں پر تحقیق اور پیروی کے حوالے سے استعداد میں اضافہ کیا جاسکے اور کمبوڈیا کے مائن ایکشن کے منصوبے کے مطالعاتی دوروں میں شرکت کی جا سکے۔ یہ میٹنگ لینڈ مائن مانیٹر کے عمل کی ایک اہم سرگرمی تھی جس نے موقع فراہم کیا کہ تحقیق کار اور کوارڈینیٹرز آمنے سامنے بیٹھ کر تحقیق کے ذریعے حاصل کی گئی معلومات کو زیر بحث لاسکیں۔

جنیوا میں مئی 2006 میں کوارڈی نیٹرز اور قلیل تعداد میں تحقیق کاروں کا اجلاس سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں ہوا بغرض کہ رپورٹ کے آخری مسودے اور حاصل کردہ اہم حقائق کو زیر بحث لایا جاسکے۔ اپریل تا جولائی 2006 لینڈ مائن مانیٹر کوارڈی نیٹرز کی ٹیم نے ملکی رپورٹوں کے معلومات کے ذرائع کی تصدیق کی اور ان کی ادارت (EDITING) کی۔ اور ان کے ساتھ مائن ایکشن کینیڈا کی ٹیم نے بھی کام کیا جن کی ذمہ داری رپورٹوں کا قطعی معائنہ اور ان تمام رپورٹوں کو ایک رپورٹ کی صورت میں یکجا کرنا تھا۔ اس رپورٹ کی چھپائی اگست 2006 میں کی گئی اور اسے باروری سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے کی پابند ریاستی پارٹیوں کے ساتویں اجلاس میں پیش کیا گیا جو کہ جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں 18 تا 22 ستمبر 2006 کو ہوا۔

لینڈ مائن مانیٹر 2006 رپورٹ www.icbl.org/lm پر دستیاب ہے۔

اظہارتشکر

ہم لینڈ مائن مانیٹر 2006 کی پاکستان کی رپورٹ کو پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کررہے ہیں۔اس رپورٹ میں بارودی سُرنگوں پر پابندی کی پالیسی، پیداوار، ترسیل، ذخیرہ، غیر ریاستی مسلح گروہوں، بارودی سُرنگوں، جنگ کے بعدرہ جانے والی دھماکہ خیز باقیات، مائن ایکشن پروگرام، بارودی سُرنگوں سے خطرات کی آگاہی، بارودی سُرنگوں اور ان پھٹے اسلحے اورآتشگیر مادوں میں اختراع کے ذریعے تیار کئے گئے گولہ بارود اور ہتھیاروں کے حادثات، بارودی سُرنگوں کے متاثرین کی امدادومعاونت کے حوالے سے پاکستان میں جو حالیہ پیش رفت ہوئی ہے کے بارے میں تفصیل ہے۔

لینڈ مائن مانیٹر کی پاکستان کی رپورٹ کی ذمہ داری دو تنظیموں کی ہے۔ کمیونٹی اپریزل اینڈ موٹیویشن پروگرام (نویداحمدشنواری اور ریاض الحق) بارودی سُرنگوں پر پابندی کی پالیسی، پیداوار، ترسیل، ذخیرہ، غیر ریاستی مسلح گروہوں، بارودی سُرنگوں، جنگ کے بعدرہ جانے والی دھماکہ خیز باقیات، مائن ایکشن پروگرام، بارودی سُرنگوں، ان پھٹے اسلحے اورآتشگیر مادوں میں اختراع کے ذریعے تیا کئے گئے گولہ بارود اور ہتھیاروں کے حادثات، بارودی سُرنگوں کے متاثرین کی امدادومعاونت اور معذورافراد کے بارے میں پالیسی اور عملی کام کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں۔جبکہ سسٹینبل پیس اینڈ ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن (رضاشاہ خان اور شہزادہ نائف) بارودی سُرنگوں، ان پھٹے اسلحے اورآتشگیر مادوں میں اختراع کے ذریعے تیا کئے گئے گولہ بارود، ہتھیاروں کے حادثات کے علاوہ SPADO کی پاکستان میں پیروکاری کی سرگرمیوں کی تحقیق کرتے ہیں۔

لینڈ مائن مانیٹر کے رپورٹنگ نیٹ ورک کے مابین رابطے کا کام چاررکنی ادارتی بورڈ کے ذمہ ہے۔مائن ایکشن کینیڈا کے پال ہینن (PAUL HANNON) لینڈ مائن مانیٹر کی تیاری اورادارت کا کام کرتے ہیں، ہینڈی کیپ انٹرنیشنل کے سٹین برابنٹ (STAN BRABANT) بارودی سُرنگوں سے درپیش خطرات کی آگاہی اور بارودی سُرنگوں کے متاثرین کی امداد کے حوالے سے تحقیق کی رابطہ کاری کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ہیومن رائٹس واچ کے سٹیفن گوز (STEPHEN GOOSE) بارودی سُرنگوں پر پابندی کی پالیسی کے ذمہ دار ہیں اور NORWEGIAN PEOPLE'S AID کے سٹورٹ میسلن (STUART MASLEN) مائن ایکشن کے بارے میں تحقیق کی رابطہ کاری کرتے ہیں۔ جیکی ہینسن (JACKIE HANSON) پراجیکٹ منیجر کے اور ائن ڈوسیٹ (IAN DOUCET) مدیراعلیٰ کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

تھیمیٹک ریسرچ کوارڈی نیٹرز (THEMATIC RESEARCH COORDINATORS) نے اپریل تا جون 2006 تمام ملکوں سے وصول ہونے والی رپورٹوں کی ابتدائی ادارت کی۔چار درج ذیل مدیران خاص کی زیرنگرانی کوارڈی نیٹرز نے ملکی رپورٹوں کی ادارت کی۔

STEPHEN GOOSE -------- BAN POLICY

STUART MASLEN ------- MINE ACTION

SEBASTIAN KASACK ------ MINE RISK EDUCATION

KATLEEN MAES ------ SURVIVORS ASSISTANCE

اور درج ذیل افراد نے اداریاتی کام میں معاونت کی:

KATARZYAN DERLICKA, RACHEL GOOD, MARK HIZNAY AND MARY WAREHAM —— BAN POLICY

YESHUA MOSER PUANGSUWAN ——-NON-STATE ARMED GROUP

NICK CUMMING-BRUCE, KAROLINA GUAY AND MELISSA SABATIER —— MINE ACTION

PATRICIA CAMPBELL AND HUGH HOSMAN ——- SURVIVOR ASSISTANCE

ہم ان تمام افراد، غیر سرکاری اور بین الاقوامی تنظیموں، مائن ایکشن میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں، صحافی حضرات اور سرکاری عہدے داروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اہم معلومات فراہم کیں۔ ہم اپنے سٹاف کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس تحقیق کے کام کے لیے معاونت فراہم کی۔

آخر میں ہم INTERNATIONAL CAMPAIGN TO BAN LANDMINES (ICBL) کے شکر گزار ہیں جنہوں نے لینڈ مائن مانیٹر 2006 کی پاکستان کی رپورٹ کے ترجمہ اور چھپائی کے لیے مالی معاونت کی اور ہمیں موقع فراہم کیا کہ ہم دُنیا سے بارودی سُرنگوں کے خاتمے کی کوشش میں حصہ لیں۔

پاکستان

مئی **2005** کے بعد رُونما ہونے والی کلیدی پیشرفت:

بلوچستان میں غیر ریاستی (مُسلح) گروہوں نے بارُودی سُرنگوں اور IMPROVISED EXPLOSIVE DEVICES (IEDs) (یعنی آتشگیر مادوں میں اختراع کے ذریعے تیار کئے گئے گولہ بارود اور ہتھیار وغیرہ) کا بکثرت استعمال کیا، جبکہ وزیرستان اور پاکستان کے دوسرے علاقوں میں ان کا استعمال نسبتاً کم رہا۔ فاٹا اور پاکستانی کشمیر کے علاقوں میں بعض این۔جی۔اوز اور بعض صورتوں میں پاکستانی حکومت نے بارُودی سُرنگوں سے درپیش خطرات کی آگاہی یعنی MINE RISK EDUCATION (MRE) کا انتظام کیا۔ علاوہ ازیں برطانوی این۔جی۔او اسلامک ریلیف نے بھی MRE کے ایک منصوبے کا آغاز کیا۔ سال 2005 میں بارُودی سُرنگوں، IEDs اور نہ پھٹ سکنے والے گولہ بارُود کی وجہ سے کم از کم 214 حادثات رُونما ہوئے۔ سال 2006 میں ایسے واقعات میں زخمی یا ہلاک ہونے والوں کی تعداد 14 مئی تک 263 تک پہنچ چکی تھی۔

بارُودی سُرنگوں پر پابندی کی پالیسی (MINE BAN POLICY)

بارُودی سُرنگوں پر پابندی کے عالمی معاہدے میں پاکستان شریک نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ کہ بارُودی سُرنگوں کے بالآخر خاتمے کے مقصد کو پاکستانی حکومت کی حمایت حاصل ہے۔ تاہم پاکستان نے تکرار سے اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ بارُودی سُرنگیں اسکی دِفاعی حکمت عملی کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ فروری 2006 میں وزارتِ خارجہ کے ایک افسر نے LANDMINE MONITOR کو بتایا کہ "سلامتی کی علاقائی صورتحال اور دفاعی ضروریات نے پاکستان کو معاہدۂ اوٹاوہ میں شرکت سے رُوک رکھا ہے۔ تاہم! پاکستان محتاط انداز میں ایک ایسی پالیسی پر گامزن ہے۔۔۔۔۔ جسکی بدولت اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ اسکی فہرست اشیاء INVENTORY میں شامل کوئی بھی بارُودی سُرنگ کہیں بھی کسی شہری کے جانی نقصان کا باعث نہ بنے اور یہ طریقہ کار معاہدۂ اوٹاوہ کے مقاصد سے میل کھاتا ہے" (۱)

8 دسمبر 2005 کو معاہدے کی حمایت میں اقوام مُتحدہ کی جنرل اسمبلی کے ریزولیوشن پر ہونے والی رائے شُماری میں پاکستان نے حِصہ نہیں لیا۔ بلکل ویسے ہی جس طرح ماضی میں اس نے ماضی کے تمام UNGA RESOLUTIONS میں شرکت نہ کی تھی۔ اس ضمن میں پاکستان کا مُوقف یہ تھا کہ " سلامتی کے حوالے سے ہماری مجبوریوں اور طویل سرحدوں کی رکھوالی کے پیشِ نظر، جو کہ کسی قُدرتی رُکاوٹ کی فراہم کردہ حفاظت سے محرُوم ہیں، بارُودی سُرنگوں کا استعمال ہماری دفاعی حکمتِ عملی کا ایک اہم حصہ بن جاتا ہے۔ اس طرح پاکستان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ بارُودی سُرنگوں پر مکمل پابندی کے مطالبات کو تسلیم کرے تاوقتیکہ اُسے مناسب (VIABLE) متبادل نہ مل جائیں۔۔۔۔ ہم بارُودی سُرنگوں کے غیر ذمہ دارانہ استعمال کے مخالف ہیں۔۔۔ ہم اس عہد پر قائم ہیں کہ ان دفاعی ہتھیاروں کے استعمال میں ذمہ داری کے بلند ترین معیار کو یقینی بنائیں۔ (2)

پاکستان نے نومبر/ دسمبر 2005 میں زاغرِب، کروایشیا میں بارُودی سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے کے بارے میں ہونے والی چھٹی STATE

PARTIES CONFERENCE میں شرکت نہیں کی اور نہ ہی جنیوا میں جون 2005 اور مئی 2006 کو ہونے والی INTERSESSIONAL STANDING COMMITTEE MEETING میں شرکت کی۔

پاکستان روایتی ہتھیاروں کے کنونشن CONVENTION ON CONVENTIONAL WEAPONS (CCW) کا ایک رُکن ہے اور اسکی تمام میٹنگز میں بھرپور شرکت کرتا ہے۔ پاکستان نے 9 مارچ 1999 کو CCW کے AMENDED PROTOCOL کی توثیق کرتے وقت یہ عندیہ دیا تھا کہ وہ 9 سال کے عرصے کے لیے بعض کلیدی تکنیکی PROVISIONS کے نفاذ کو مؤخر کرنے کی سہولت سے فائدہ اُٹھائے گا۔
پاکستان نے نومبر 2005 میں AMENDED PROTOCOL II کے بارے میں STATE PARTIES کی ساتویں سالانہ کانفرنس میں شرکت کی اور آرٹیکل 13 کے تقاضے کے مطابق اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جبکہ CCW PROTOCOL V جو کہ زمانہء جنگ کے آتشگیر مادوں کی باقیات یعنی EXPLOSIVE REMNANTS OF WAR سے متعلق ہے، پاکستان نے اسکی توثیق نہیں کی۔

ایک مقامی این جی او Sustainable Peace & Development Organization (SPADO) جو کہ بارُودی سُرنگوں پر پابندی کی عالمی مُہم ICBL کی ایک رُکن ہے، نے پیروی یعنی Advocacy کے حوالے سے بہت سی سرگرمیاں سرانجام دیں، جن میں مطبوعات کی اشاعت اور ایک رپورٹ جسکا عنوان "بارُودی سُرنگیں اور اسلامی تعلیمات" تھا بھی شائع کی۔ اسکے علاوہ بارودی سُرنگوں کے حوالے سے میڈیا کے لیے دو Orientation Sessions کا بھی اہتمام کیا۔ لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ کے اجراء کا اہتمام Sustainable Peace & Development Organization (SPADO) اور Community Appraisal & Motivation Programme (CAMP) نے مشترکہ طور پر نومبر 2005 میں پشاور پریس کلب میں منعقدہ ایک باوقار تقریب میں کیا۔

کینیڈا کی حکومت کے بھیجے گئے ایک مشن نے بارُودی سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے کے فروغ کے لیے 11 مارچ سے 17 مارچ 2006 کے دوران پاکستان کا دورہ کیا۔ اس وفد میں کینیڈا کی مُسلح افواج کے سابق سربراہ جنرل مارلیس باریل جو کہ آج کل MINE ACTION کے لیے حکومتِ کینیڈا کے معاون خصوصی ہیں بھی شامل تھے۔ اس وفد نے مُسلح افواج کے افسران، وزارت خارجہ کے نمائندوں اور بلوچستان کے بعض لیڈروں سے بھی مُلاقاتیں کیں۔ اس وفد کے دورے کو میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔ اسکے علاوہ کینیڈا کے ہائی کمیشن اور SPADO نے 16 مارچ 2006 کو مشترکہ طور پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس کا عنوان "بارُودی سُرنگوں سے پاک دُنیا کی جانب گامزن" تھا۔ **(4)**

تیاری، استعمال، منتقلی اور ذخیرہ (PRODUCTION, USE, TRANSFER & STOCKPILING)

پاکستان ان معدودے چند ممالک میں سے ایک ہے جو اب بھی انسان کُش (ANTIPERSONNEL) بارُودی سُرنگیں تیار کرتے ہیں۔ **(5)**
حکومت کے بقول "پرائیویٹ سیکٹر کو بارُودی سُرنگیں بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ بارُودی سُرنگیں حکومتی کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں اور بعد میں صرف مُسلح افواج اُنہیں ذخیرہ بھی کرتی ہیں اور استعمال بھی"۔ **(6)**

جنوری 1997 سے پاکستان آرڈیننس فیکٹریز ہاتھ سے نصب کی جانی والی ایسی BLAST MINES تیار کر رہی ہے جنکا سُراغ لگایا جاسکتا ہے اور یہ CCW AMENDED PROTOCOL II کی تعمیل کے لیے کیا گیا ہے۔(7) ایک اطلاع کے مطابق پاکستان سن 2002 سے ایک ایسی انسان کُش بارُودی سُرنگ تیار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے جو دور سے نصب کی جاسکے یعنی REMOTELY DELIVERED ہو۔ تاہم اس بارے میں تفصیلات کا پتہ نہیں چلایا جاسکا"۔(8)

پاکستان کے (1) STATUTORY REGULATORY ORDER No. 123 مجریہ 25 فروری 1999 کے تحت انسان کُش بارُودی سُرنگوں کی برآمد غیر قانونی قرار دی گئی ہے۔(9) پاکستان کا دعویٰ ہے کہ "1992 کے اوائل سے "اب تک اُس نے بارُودی سُرنگیں برآمد نہیں کی ہیں۔(10) ماضی میں پاکستان بارُودی سُرنگوں کا ایک بڑا برامد کنندہ ملک رہا ہے۔ پاکستان کی بنی ہوئی بارُودی سُرنگیں اریٹریا، افغانستان، ایتھوپیا، صومالیہ، سری لنکا اور دوسرے مقامات میں پائی جاتی ہیں۔

پاکستان کے بارُودی سُرنگوں کے ذخیرے کے بارے میں سرکاری سطح پر کوئی اعداد و شمار پیش نہیں کیئے گئے۔ لینڈ مائن مانیٹر کے اندازے کے مطابق پاکستان کے پاس کم از کم ۶۰ لاکھ بارُودی سُرنگوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ جو کہ دُنیا بھر میں بارُودی سُرنگوں کا پانچواں بڑا ذخیرہ ہے۔

پاکستان کا کہنا ہے کہ وہ دسمبر ۲۰۰۷ تک اپنے ذخیرے میں موجود ایسی تمام بارُودی سُرنگیں جن میں دھات کی کم مقدار استعمال ہوئی ہو، ردوبدل کرنے کے بعد DETECTABLE یعنی قابل تلاش بنادے گا تا کہ CCW کی تعمیل ممکن ہوسکے۔(11) سال ۲۰۰۶ کے آغاز تک اس ضمن میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ (12)

پاکستان نے نومبر ۲۰۰۵ میں کہا تھا کہ پاکستانی فوج کی آرڈیننس کور "ہر سال فرسودہ بارودی سُرنگوں کی ایک بڑی تعداد تلف کر دیتی ہے"(13) لیکن ضائع کی جانے والی ان بارودی سُرنگوں کی ساخت اور مقدار کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

بتلایا جاتا ہے کہ حکومت پاکستان شرپسندی کے خلاف مُہمات کے دوران اکثر مختلف قسم کے ہتھیار ضبط کرتی ہے جن میں بارودی سُرنگیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ حُکام کا کہنا ہے کہ حکومت ان ضبط شُدہ بارودی سُرنگوں کو ضائع کر دیتی ہے۔(14) تاہم ان ضبط شُدہ بارودی سُرنگوں کی تعداد اور انکی تیاری والے ممالک کے بارے میں کوئی معلومات نہیں دی جاتیں۔

لینڈ مائن مانیٹر کو ایسے کوئی شواہد نہیں ملے جن سے پتہ چل سکے کہ پاکستانی حکومت نے سال 2005 یا 2006 میں بارودی سُرنگوں کا استعمال کیا ہے۔

نومبر 2005 میں پیش کی جانی والی اپنی CCW REPORT میں پاکستان کا دعویٰ ہے کہ "مذکورہ مدت میں اُس نے کوئی نئی بارودی سُرنگیں نصب نہیں کی ہیں"۔(15) تاہم پاکستان نے "پاک بھارت سرحد سے مُلحقہ علاقہ جہاں مُستقبل میں کسی ممکنہ تناؤ کے دوران بارودی سُرنگیں بچھائی جاسکتی ہیں۔" کی جانب اشارہ کیا ہے۔(16)

غیر ریاستی مُسلح گروہ NON-STATE ARMED GROUPS صوبہ بلوچستان اور فاٹا کی وزیرستان ایجنسی میں چند غیر ریاستی مُسلح گروہ پاکستانی افواج اور ریاست کے انتظامی اِداروں کے خلاف انسان کُش بارودی سُرنگیں، گاڑیوں کو تباہ کرنے والی بارودی سُرنگیں اور IEDs استعمال کرتے ہیں۔

پاکستان کی ایک رپورٹ کے مطابق عسکریت پسند گروہ "فوجی اہلکاروں اور شہری انتظامیہ کے خلاف کئی بار بارودی سُرنگیں اور IEDs استعمال کر چکے ہیں"۔ اور یہ کہ فوج کی ENGINEERING CORPS نے ایسی بارودی سُرنگوں کو ناکارہ بنانے اور اس طرح کی DEVICES کو ضائع کرنے میں مُسلح افواج اور سِول انتظامیہ کی کئی بار مدد کی ہے۔(17) غیر ریاستی مُسلح گروہوں کی جانب سے انسان کُش بارودی سُرنگوں کے استعمال کی تصدیق مقامی سرکردہ افراد، سرکاری حُکام، این۔جی۔اوز اور دیگر ذرائع نے اس وقت کی جب لینڈ مائن مانیٹر نے بلوچستان، پاکستانی کشمیر، اسلام آباد، پشاور اور فاٹا کا 2005 اور 2006 کے ابتدائی حصے میں دورہ کیا۔ (18)

خصوصاً بلوچستان میں 2005 سے مُسلح تصادموں میں اضافہ ہوا ہے جہاں بظاہر بلوچستان لبریشن آرمی کے جھنڈے تلے برسرِ پیکار بلوچ شورش پسند گروہ بارودی سُرنگوں اور IEDs کا بکثرت استعمال کر رہے ہیں۔اس بارے میں اطلاعات کا ذریعہ جائے وقوعہ پر کیئے جانے والے انٹرویوز، میڈیا کی رپورٹیں اور آئے روز رونما ہونے والے حادثات ہیں۔حکومتی انفراسٹرکچر بشمول ریلوے کی پٹڑیوں، بجلی اور ٹیلیفون کے ٹاور اور فوج اور فرنٹیئر کور کی چوکیوں کو ذیادہ تر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ایک نیوز رپورٹ کے مطابق سَن 2002 اور 2005 کے درمیان بلوچستان میں حملے کے 843 واقعات رونما ہوئے جس میں "بارودی سُرنگوں کے دھماکوں" کے 291 واقعات ہوئے۔(19)

بلوچ مُسلح گروہوں کے تین مرکزی حصے ہیں۔(مری، بگٹی اور مینگل) اور یہ گروہ چار اضلاع کوہلو، ڈیرہ بگٹی، بارکھاں اور موسیٰ خیل میں زیادہ مُتحرک ہیں۔گو کہ یہ گروہ بعض اوقات آپس میں بھی لڑتے ہیں تاہم ریاست کے مدمقابل دُشمنی کا رویہ انہیں مُتحد کرتا ہے۔(20) ان میں ہر گروہ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بارودی سُرنگوں کا استعمال کرتے ہیں۔ ان عسکریت پسندوں کے بعض کیمپوں کا دورہ کرنے والے صحافیوں نے کیمپوں کے گرد بارودی سُرنگوں کی موجودگی نوٹ کی اور بعض افراد کو بارودی سُرنگیں نصب کرنے کی تربیت حاصل کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ (21) سال 2006 کے اوائل میں، ایک اطلاع کے مطابق، فوج نے اِن عسکریت پسندوں کے چالیس کیمپوں کو تباہ کیا اور وہاں سے ہتھیاروں کا بڑا ذخیرہ ضبط کیا جس میں بارودی سُرنگیں بھی شامل تھیں(22)

بعض ذرائع کے مطابق ان عسکریت پسندوں نے ڈیرہ بگٹی، کوہلو اور بولان کے اضلاع میں سڑک کے کنارے بارودی سُرنگیں نصب کیں۔(23)

کہا جاتا ہے کہ بلوچستان کے ان عسکریت پسندوں نے بارودی سُرنگیں قبائلی علاقوں میں واقع خفیہ مارکیٹوں، جن میں درہ آدم خیل بھی شامل ہے، سے حاصل کیں۔(24) مُبینہ طور پر یہ بارودی سُرنگیں افغانستان سے وزیرستان کے مرکزی علاقے وانا لائی جاتی ہیں جہاں سے یہ بلوچستان کے ضلع ژوب بھیجی جاتی ہیں اور وہاں سے یہ ڈیرہ بگٹی، کوہلو، بارکھان اور موسیٰ خیل پہنچ جاتی ہیں۔(25)

فاٹا میں واقع وزیرستان ایجنسی میں بھی بارودی سُرنگوں کا استعمال ہوتا ہے، خصوصاً وزیرا اور محسود قبائل کی جانب سے (26) مارچ 2006 کی ایک رپورٹ کے مطابق مقامی قبائل، غیر مُلکی جنگجوؤں اور جہاد کے شوقین دینی مدارس کے طلباء نے ایک ایسے علاقے میں مزاحمتی کاروائیاں شروع کر دی تھیں جہاں کے بارے میں پاکستانی فوج کا دعوایٰ تھا کہ وہاں پر القاعدہ کو ختم کر دیا گیا تھا۔ اسی جگہ یہ لوگ ایک با آثر جنگجو قوت کے طور پر اُبھرے۔(27) مُقامی اخباروں کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کے قبیلوں اور قبیلوں کی ذیلی شاخوں نے اکثر بارودی سُرنگیں اور ایسی IEDs استعمال کیں جو COMMAND DETONATED ساخت کی بھی تھیں اور VICTIM DETONATED ساخت کی بھی۔ ان کا استعمال حکومتی افواج کے خلاف جارحیت میں بھی ہوا اور اپنے دفاع کے لیے بھی ہوا۔ یہ بارودی سُرنگیں اور IEDs جنگجو گروہ یا تو افغانستان میں موجود اپنے ذرائع سے حاصل کرتے ہیں یا پھر مقامی خفیہ مارکیٹوں سے۔(28)

بارودی سُرنگوں اور IEDs کا ذاتی دشمنیوں، قبائلی جھگڑوں اور فرقہ وارانہ تشدد میں استعمال بھی دیکھنے میں آیا ہے خصوصاً اورکزئی، کُرم، باجوڑ اور درہ آدم خیل میں جو کہ فاٹا کی ایجنسیاں ہیں۔(29) باجوڑ ایجنسی پولیٹیکل انتظامیہ نے ماموند تحصیل کے تین دیہات میں بارودی سُرنگوں کے استعمال کو روکنے کے لیے بعض تجرباتی اقدامات کیئے۔ ایسے دیہات جہاں پر بارودی سُرنگ کے دھماکے کی صورت میں گاؤں کو اجتماعی طور پر سزا دی گئی وہاں ذاتی دشمنیوں میں بارودی سُرنگوں کے استعمال میں کمی واقع ہوئی۔(30)

بارودی سُرنگیں اور جنگ کے بعد رہ جانے والی دھماکہ خیز باقیات (MINE AND EXPLOSIVE REMNANTS OF WAR)

پاکستان کی جانب سے 2004 اور 2005 میں کیئے جانے والے ان دعووں کے باوجود کہ اسے "بارودی سُرنگوں کی صفائی (CLEARANCE) کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں"(31)، اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ پاکستان اب بھی بارودی سُرنگوں سے متاثرہ ملک ہے۔ اسے درپیش ایک اور مسئلہ زمانہ جنگ کے باقی ماندہ دھماکہ خیز گولہ بارود ERW وغیرہ کا ہے۔ 2004 کے اواخر میں پاکستان نے دعویٰ کیا کہ "ہم نے وہ تمام علاقہ چند نا قابل اعتناء نقصانات (CASUALTIES) کے بعد صاف کر دیا ہے جہاں 2001/2002 کی پاک بھارت کشیدگی کے دوران بارودی سُرنگیں بچھائی گئی تھیں"۔ ماضی میں پاک افغان سرحد سے مُلحقہ علاقوں میں ہونے والے جانی نقصانات کی وجہ وہ بارودی سُرنگیں تھیں جو سوویت افواج چھوڑ گئی تھیں اور جنکے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہ تھیں"۔(33) مزید یہ کہ، بقول ان کے "بارودی سُرنگوں نے پاکستان میں کبھی انسانی المیے (HUMANITARIAN CONCERNS) کو جنم نہیں دیا۔ اگرچہ اس نے ہندوستان سے تین جنگیں لڑیں اور۔۔۔۔ 2001/2002 میں دونوں کی افواج ایک دوسرے کے مقابل ٹھہری رہیں"۔(34) تاہم، پاکستانی کشمیر کے باشندوں کا کہنا ہے کہ لائن آف کنٹرول سے مُلحقہ بعض علاقوں میں اب بھی بارودی سُرنگیں موجود ہیں اور ان کے اردگرد نہ تو بھارتی فوج نے باڑھ باندھی ہے نہ ہی پاکستانی فوج نے۔(35) پاکستان نے CCW اور AMENDED PROTOCOL II کے آرٹیکل 13 کی مطابقت سے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ "لائن آف کنٹرول کے ساتھ واقع علاقوں میں تعینات دستوں نے (مائن) فیلڈ تک عام شہریوں اور فوجی اہلکاروں کی آمد کا بندوبست کیا تا کہ اُنہیں بارودی سُرنگوں کی موجودگی کے مقامات سے آشنا کیا جا سکے"۔(36) مقامی ذرائع سے ملنے والی رپورٹوں کے برعکس پاکستان کا دعویٰ ہے کہ "لائن اف کنٹرول کے ساتھ ساتھ واقع MINEFIELDS کے گرد مناسب طریقے سے باڑھ باندھی گئی ہے اور واضح نشانات لگائے گئے ہیں تا کہ گردونواح میں آباد شہری آبادی کو (خطرے سے) ضروری آگاہی دی جا سکے"۔(37)

حکومت نے یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ "وفاق کے زیرِ انتظام اُن قبائلی علاقوں (فاٹا) میں جوکہ پاک افغان سرحد کے قریب واقع ہیں بارودی سُرنگوں کا مسئلہ کسی حد تک اب بھی موجود ہے"۔**(38)** بارودی سُرنگوں کی یہ موجودگی افغانستان پرسوویت قبضے (1979/89) کے زمانے سے ہے جب سوویت افواج ہیلی کاپٹروں کے ذریعے بارودی سُرنگیں ان علاقوں میں بکھیرتے تھے اور مجاہدین بھی قبائلی علاقوں میں واقع اپنے کیمپوں کی حفاظت کے لیے ان کے گرد بارودی سُرنگیں بچھایا کرتے تھے۔**(39)**

فاٹا کے علاقوں میں (انسان کُش) بارودی سُرنگوں کی جو قسم سب سے زیادہ استعمال ہوتی ہے وہ پاکستان کی تیار کردہ P2MK2 بلاسٹ مائن ہے، اسکے علاوہ وہ بارودی سُرنگیں جو کثرت سے استعمال ہوتی ہیں ان میں REMOTELY DELIVERED PFM-1 بلاسٹ مائن، سوویت ساختہ PMN، PMD-6، BOTTLEMINE، M46 اور پاکستان آرڈیننس فیکٹریز کی تیار کردہ بارودی سُرنگیں شامل ہیں۔**(40)**

ہتھیاروں کی ایک بھاری مقدار، جس میں بارودی سُرنگیں بھی شامل ہیں، افغان جنگ کے دوران پاکستان لائی گئی جسکا کوئی باقاعدہ ریکارڈ اور حساب کتاب موجود نہیں۔**(41)**

بلوچستان کے وہ علاقے جہاں بارودی سُرنگوں کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے اُن میں رائیت کا علاقہ، جوکہ چمن کے ضلع میں سپین بولدک کے قریب واقع ہے، شامل ہے۔ مقامی صحافیوں کے مطابق یہاں پر ہر سال بارودی سُرنگیں پھٹنے کے اوسطاً چار پانچ واقعات رونما ہوتے ہیں۔**(42)** اسکے علاوہ وہ علاقے جہاں اکا دُکا واقعات ہوتے رہتے ہیں ان میں لورالائی کی سرحد پر واقع مہتر اور چماؤلنگ کے علاقے شامل ہیں۔ یہاں پر واقع کوئلے کی کانیں یہاں پر آباد پشتون اور بلوچ قبائل کے مابین کشیدگی کا باعث بنتی ہیں۔ مری بلوچ قبیلے کے آبائی علاقہ قر باغ میں بھی بارودی سُرنگوں کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔**(43)**

وہ پہاڑی علاقے جہاں پر شورش پسند لوگوں جنہیں فراری کہا جاتا ہے، نے اپنے کیمپ بنا رکھے ہیں جنکی حفاظت کے لیے وہ لوگ بارودی سُرنگیں استعمال کرتے ہیں جبکہ جارحانہ مقاصد کے لیے سڑکوں کے کنارے بارودی سُرنگیں نصب کرتے ہیں۔ ایک ذریعے کے مطابق ڈیرہ بگٹی اور کوہلو کے علاقوں میں بارودی سُرنگوں کا کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔**(44)** مُبینہ طور پر ان عسکریت پسندوں نے مودھ سے کاہان تک 160 کلومیٹر لمبی سڑک کے کنارے بارودی سُرنگیں نصب کی ہوئی ہیں۔**(45)** ان مُسلح گروہوں نے مارواڑ، مارگٹ، مرورا اور انڈس کے علاقوں میں (جوکہ ضلع بولان میں واقع ہیں) موجود کوئلے کی کانوں کی طرف جانے والی سڑکوں کے کنارے بھی بارودی سُرنگیں بچھا رکھی ہیں۔**(46)** فروری 2006 میں ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر نے لوگوں کو ڈیرہ بگٹی میں سڑکوں پر سفر کرنے سے اس وقت تک منع رکھا جب تک بارودی سُرنگوں کو ہٹا نہ دیا جائے۔**(47)**

بلوچستان اور فاٹا میں بارودی سُرنگوں کے استعمال کے بڑھتے ہوئے مسئلے کی اصل وجہ مقامی تنازعات میں بارودی سُرنگوں اور IEDs کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔**(48)** سَن 2004 کی نسبت سَن 2005 میں بارودی سُرنگوں، نہ پھٹ سکنے والے گولہ بارود اور IEDs کی اصل وجہ سے زخمی ہونے اور ہلاکتوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

مائن ایکشن پروگرام **(MINE ACTION PROGRAM)**

پاکستان میں سول سطح پر کوئی باقاعدہ مائن ایکشن پروگرام موجود نہیں ہے۔ بارودی سُرنگوں اور مُسلح تنازعات کے بعد باقی رہ جانے والے اَن پھٹے گولہ بارود کی صفائی مُسلح افواج کی انجنیئرنگ یونٹس کرتی ہیں۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ "سپاہیوں اور افسروں کو انکی یونٹس میں، خصوصاً جب انکے دستے ہندوستان یا افغانستان کے سرحدی علاقوں میں مصروفِ عمل یا تعینات ہوں، خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔**(49)** پاکستان کی نیم فوجی فرنٹیر کنسٹیبلری نے بھی کشمیر کے علاقے میں بارودی سُرنگوں کی صفائی کا کام سرانجام دیا ہے۔**(50)**

ہندوستان سے مُلحقہ سرحدی علاقوں میں، ایک رپورٹ کے مطابق فوجی انجنیئروں نے "بارودی سُرنگوں کی مکمل صفائی کو یقینی بنایا ہے"**(51)** فوج کے حُکام تسلیم کرتے ہیں کہ لائن آف کنٹرول کے قریب بعض علاقوں میں اب بھی بارودی سُرنگیں موجود ہیں، لیکن یہ کہ انکی باقاعدہ نشاندہی کی گئی ہے اور ان جگہوں پر شہریوں کا داخلہ ممنوع ہے۔**(52)** CCW ARTICLE 13 کی تازہ ترین رپورٹ کے بقول "AP II STANDARDS کے مطابق (متاثرہ) علاقوں کی حدود متعین کرنے والی نشانیوں کو باقاعدہ رنگ کیا گیا ہے اور ان پر نشان لگائے گئے ہیں"۔ ساتھ ہی ساتھ پاکستانی حکومت کا یہ بھی کہنا ہے کہ "بارودی سُرنگوں سے متاثرہ جگہوں کی مناسب نشاندہی اور انکے گرد باڑھ لگانے کے لیے حکومت نے سٹورز کو اس بات کا زیادہ اختیار دیا ہے"۔**(53)**

مزید برآں، ماہرین نے اس خطرے کی بھی نشاندہی کی ہے کہ 8 اکتوبر 2005 کو کشمیر اور صوبہ سرحد میں آنے والے زلزلے کے نتیجے میں ممکن ہے کہ بہت سی بارودی سُرنگیں اِدھر اُدھر پھیل چکی ہوں اور امدادی کارکنوں اور لائن آف کنٹرول کے قریب بسنے والوں کے لیے خطرے کا باعث بنیں۔ اس خطرے کے باعث اُن علاقوں سے جہاں بارودی سُرنگوں کی موجودگی کا اندیشہ ہے، ہزاروں لوگوں کو نقلِ مکانی پر مجبور کیا ہے۔**(54)**

مظفرآباد اور سری نگر کو ملانے والی سڑک بارودی سُرنگوں کو ہٹا دینے کے بعد اپریل 2005 میں شہری آبادی کے لیے کھول دی گئی۔ اعتماد سازی کا یہ اقدام پاکستان اور ہندوستان کے مابین جاری امن مذاکرات کا نتیجہ تھا۔ یہ راستہ تقسیم ہند یعنی 1947 سے بند تھا۔**(55)** اس بات کی توقع ہے کہ دوسرے مرحلے میں ہندوستان کی جانب بارودی سُرنگیں صاف کر دئے جانے کے بعد لائن آف کنٹرول کے اطراف میں واقع راولاکوٹ اور پونچھ کے درمیان راستہ بھی آمدورفت کے لیے کھول دیا جائیگا۔**(56)**

اگست 2005 میں پاکستان نے رپورٹ دی کہ اسکی فوج نے اقوام متحدہ کے مشن کے حصے کے طور پر کویت، انگولا، افغانستان، کمبوڈیا، مشرقی سلووینیا، سیرالیون، جمہوریہ کانگو، مغربی صحارا اور بوسنیا ہرزیگووینا میں بارودی سُرنگوں کی صفائی کا کام سرانجام دیا ہے۔ نومبر 2005 میں پیش کردہ اپنی CCW ARTICLE 13 رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ پاکستان نے کویت، لبنان، مشرقی تیمور اور افغانستان میں بارودی سُرنگوں کی صفائی کی۔**(58)**

بارودی سُرنگوں کے خطرات سے آگاہی **MINE RISK EDUCATION (MRE)**

سال2005 کی CCW ARTICLE 13 رپورٹ میں پاکستان کا کہنا ہے کہ "پاک ہندسرحد سے ملحقہ علاقے جہاں مستقبل میں کسی ممکنہ کشیدگی کی صورت میں بارودی سُرنگیں بچھائی جاسکتی ہیں، وہاں کی شہری آبادی کو بارودی سُرنگوں، ان سے متاثرہ علاقوں اور حفاظتی تدابیر کے بارے میں ضروری آگاہی دی گئی ہے"۔ اور یہ کہ "شہری انتظامیہ کے افسران نے افغانستان اور ہندوستان کی سرحدوں سے ملحقہ رہائشی بستیوں اور دیہات میں جاکر بڑے بوڑھوں کو (اس ضمن میں) لیکچر دیئے۔(59)

پاکستان کی CCW ARTICLE 13 رپورٹ برائے سال2005 میں تسلیم کیا گیا ہے کہ بارودی سُرنگوں کے خطرات سے آگاہی پیدا کرنے یعنی MRE میں این۔جی۔اوز کا موثر کردار ہے۔ PAKISTAN CAMPAIGN TO BAN LANDMINE (PCBL) اور COMMUNITY MOTIVATION AND DEVELOPMENT ORGANIZATION (CMDO) کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ ان اداروں نے "فاٹا کے باشندوں کو افغان جنگ کے دوران سوویت افواج کی جانب سے ان کے علاقے میں بچھائی جانی والی بارودی سُرنگوں سے لاحق خطرات سے بچاؤ میں معاونت کی"۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "فوج کے انجینیر وں نے افغان سرحد کے قریبی علاقوں میں جاکر مقامی لوگوں کو بارودی سُرنگوں سے ہونے والے خطرات سے آگاہ کرنے کے جامع پروگرام کیے"۔(60)

MINE RISK EDUCATION فراہم کرنے والی این۔جی۔اوز میں سال 2005/2006 کے حوالے سے رسپانس انٹرنیشنل یوکے اور اس کی شریک این جی او سی۔ایم۔ڈی۔او کے علاوہ برطانوی این جی او اسلامک ریلیف (جیسے MINE ADVISORY GROUP کا تعاون حاصل تھا) کے نام دیئے گئے ہیں۔ لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2005 میں درج چار این۔جی۔اوز اب MRE میں مصروف نہیں ہیں، نتیجتاً صوبہ سرحد اور بلوچستان میں مہاجر کیمپوں میں رہائش پذیر لوگوں کو اب MRE کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ اکثر مہاجرین وطن واپس چلے گئے ہیں یا پھر اُنہیں پہلے ہی یہ تعلیم دی جاچکی ہے۔

سال2005 میں اسلامک ریلیف نے مائن ایڈوائزری گروپ (MAG) کے تعاون سے کشمیر کے علاقے میں اپنے صحت کے پروگرام کے ایک حصے کے طور پر MRE کے پروگرام کا آغاز کیا۔ مارچ 2005 میں اپنے ایک دس روزہ NEED ASSESSMENT SURVEY کے نتیجے میں مائن ایکشن گروپ نے اسلامک ریلیف کے 20 فیلڈ سٹاف اہلکاروں کو MRE کی تربیت فراہم کی۔ جسے بعد میں لائن آف کنٹرول کے قریب واقع وادی نیلم اور باغ کی وادی میں مقامی کمیونٹی کے افراد میں پھیلایا جانا تھا۔ MRE کے اوسط گروپ میں تقریباً 30 افراد ہوتے ہیں۔(63) توقع ہے کہ MRE کے اس پروگرام سے تقریباً 70 ہزار افراد مستفید ہونگے۔ اس کا سالانہ بجٹ 50000 پاؤنڈ ہے جو کہ UK FOREIGN & COMMON WEALTH OFFICE کی جانب سے فراہم کیا جائیگا۔(64)

مئی2006 میں MAG نے TRAINING OF TRAINERS کے اس کورس کی کامیابی کا جائزہ لینے کیلئے پاکستانی کشمیر کا دورہ کیا۔ علاوہ ازیں پرجیکٹ کا جائزہ لینا بھی ان کے مقاصد میں شامل تھا۔ سامنے آنے والے نتائج کی روشنی میں MAG نے ایک چار روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا

جس کا مقصد MRE کے تحت زیادہ خطرات کی حامل COMMUNITIES اور گروہوں کا جائزہ لینا اور اُنہیں ہدف بنانا تھا۔ (65)

RESPONSE INTERNATIONAL UK نے اپنی ساتھی تنظیم CMDO کے ہمراہ سال 2003 میں کُرم ایجنسی میں MRE کا اہتمام کیا تھا۔ یہ ایسا COMMUNITY BASED پروگرام تھا جس میں MRE، کمیونٹی کی استعداد میں اضافہ، متاثرین/زخمیوں کی امداد اور پیروی جیسے اجزاء شامل تھے۔ اس پراجیکٹ نے خواتین اور مردوں پر مشتمل دو الگ الگ ٹیمیں بنائیں جو MRE کی تربیت دے سکیں۔ ہر ٹیم میں MRE کے دو ہدایات فراہم کرنے والے اساتذہ تھے جبکہ مردانہ ٹیم میں ایک پیرامیڈیک PARAMEDIC بھی بھرتی کیا گیا تھا۔ (66) اس پراجیکٹ کا ہدف ایسے بچے تھے جنہیں اس بات کی ترغیب دی گئی تھی کہ وہ حاصل شدہ معلومات کو اپنے ہم عمر بچوں اور گھر کے افراد تک بھی پہنچائیں گے۔ ٹیم کے انسٹرکٹرز جنگی بنیادی تربیت AFGHAN MINE ACTION PROGRAM کے تجربہ کار افراد کے ذریعے کی گئی تھی کیلئے لازم تھا کہ گاؤں گاؤں جا کر "ایسے عوامی مقامات مثلاً حجرہ، کھیل کے میدان، مساجد اور مدرسوں میں بارودی سُرنگوں کے بارے میں آگاہی فراہم کریں"۔ (67) فروری 2003 سے لیکر جنوری 2006 تک اُنہوں نے 268,546 شہریوں (مرد 159,937 اور خواتین 108609) کو MRE کی تعلیم دی۔ سکولوں میں 114,869 افراد کو MRE کی تربیت دی گئی جس میں 89,876 مرد جبکہ 24,993 خواتین تھیں۔ اسکے علاوہ مذہبی مدارس اور کھیلوں کے میدانوں میں بھی یہ تربیت دی گئی۔ (68)

سال 2005 میں تقریباً 13,000 تصویری LEAFLET کُرم ایجنسی میں تقسیم کیے گئے، جن میں اردو اور پشتو میں پیغامات درج تھے۔ MRE ٹیموں کے ساتھ PARAMEDIC بھی موجود ہوتا جو کہ ابتدائی طبی امداد اور بارودی سُرنگوں سے زخمیوں کی ابتدائی نگہداشت کے بارے میں بتلاتا۔ (69) پراجیکٹ میں COMMUNITY DEVELOPMENT کے بھی دو افراد شامل ہوتے تاکہ وہ " کم از کم بیس COMMUNITY BASED ORGANIZATION (CBOs) تشکیل دے سکیں۔۔۔ تاکہ کمیونٹیز اپنے طور پر بھی مائن ایکشن کے حوالے سے پائیدار خدمات فراہم کر سکیں"۔ (70) ان CBOs نے CMDO اور RESPONSE INTERNATIONAL کو پراجیکٹ کے نفاذ میں کافی مدد فراہم کی۔ ان میں سے بعض MRE کی سرگرمیوں میں بھی شامل رہیں اور رضا کارانہ طور پر اپنے علاقوں میں خدمات، مثلاً بارودی سُرنگوں کے حادثات کی اطلاعات فراہم کرتی رہیں۔ (71) یہ تین سالہ پراجیکٹ جنوری 2006 میں اختتام کو پہنچا۔ اس پر 300,000 پاؤنڈ لاگت آئی جسکے لئے مالی امداد DIANA, PRINCESS OF WALES MEMORIAL FUND نے فراہم کی۔ اس پراجیکٹ کی خارجی ذرائع سے جائزہ کاری یعنی EXTERNAL EVALUATION بھی کی گئی تاہم اس کے نتائج لینڈ مائن مانیٹر کو فراہم نہیں کیے گئے۔ (72) اس پراجیکٹ کے ذریعے کُرم ایجنسی کی تمام آبادی تک رسائی کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ تاہم صرف 60% افراد تک رسائی حاصل ہوئی۔ (73)

فروری 2006 میں RESPONSE INTERNATIONAL نے پاکستانی کشمیر کے علاقے راولاکوٹ میں MRE کے ایک اور پراجیکٹ کا آغاز کیا۔ اسلامک ریلیف نے پراجیکٹ ایریا کی نشاندہی کی۔ (74)

بارودی سُرنگوں، IEDsاور نہ چل جانے والے(ان پھٹے)اسلحے سے ہونے والے جانی نقصانات (CASUALTIES)

SPADO کے مطابق سال 2005 میں کم از کم 212 نئی CASUALTIES ہوئیں جن میں 64 افراد کی ہلاکت اور 148 افراد کا زخمی ہونا شامل ہیں۔ ان میں 127 افراد عام شہری تھے جن میں 9 بچے اور 15 خواتین شامل ہیں۔ (75) یہ سال 2004 کے 195 واقعات (جن میں 67 ہلاکتیں اور 128 افراد کا زخمی ہونا شامل ہے) کے مقابلے میں حادثات میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ 2005 میں ظہور پذیر ہونے والے حادثات میں سے 127 ANTIVEHICLE MINES کی وجہ سے، 44 ANTIPERSONNEL MINES، 30 IEDs کی وجہ سے اور 11 UXO کی وجہ سے رونما ہوئیں۔ ان میں زیادہ تر حادثات (115) فاٹا میں رونما ہوئے، جبکہ شمالی وزیرستان میں 51، جنوبی وزیرستان میں 38، باجوڑ میں 24، کُرم ایجنسی میں ایک واقعہ پیش آیا۔ (77) پاکستان کے چار صوبوں میں بلوچستان میں 33 سرحد میں 64 (2004 میں یہ تعداد صرف 9 تھی) جبکہ سندھ اور پنجاب میں کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ دسمبر 2005 میں اسطرح کے واقعات میں زبردست اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ جنوری 2006 تک جاری رہا۔ صرف دسمبر 2005 میں 68 واقعات رونما ہوئے جسکا باعث بلوچستان میں بگڑتے ہوئے حالات تھے۔ زیادہ تر حادثات و واقعات اس وقت پیش آئے جب لوگ سفر کر رہے تھے۔ باجوڑ کے علاقے میں بارودی سُرنگوں سے متعلق زیادہ تر واقعات فصلوں کی کاشت (یعنی اپریل سے جون کے دوران) اور کٹائی (ستمبر سے نومبر) کے دوران پیش آئے ہیں۔ **(78)**

CAMP نے سال 2005 میں میڈیا کے توسط سے جو رپورٹیں ریکارڈ کیں انکے مطابق 157 جسمانی اتلاف (CASUALTIES) کے واقعات ہوئے جس میں 41 ہلاکتیں اور زخمی ہونے کے 67 واقعات شامل تھے۔ جنکا باعث ANTIPERSONNEL مائنز کے استعمال کے 30 واقعات اور ANTIVEHICLE مائنز کے استعمال کے 15 واقعات تھے۔ UXO کے پھٹنے کے باعث 7 افراد ہلاک اور 13 زخمی ہوئے۔ گرینیڈ پھٹنے کے 7 واقعات میں 6 افراد ہلاک اور 12 زخمی ہوئے۔ اسی طرح IEDs کے باعث 2 افراد ہلاک اور 9 افراد زخمی ہوئے۔ ان میں 11 بچے اور 16 خواتین متاثر ہوئیں۔ **(79)**

LANDMINE MONITOR نے ایک اضافی واقعہ ریکارڈ کیا جس کی اطلاع قومی میڈیا نے دی تھی اور جسکے مطابق ایک شخص نے اپنی دوسری زوجہ کو نقصان پہنچانے کے لیے بارودی سُرنگ نصب کی جس کے نتیجے میں وہ ایک ٹانگ گنوا بیٹھی۔ **(80)** پاکستانی کشمیر سے تعلق رکھنے والے ایک صحافی نے ایک ایسے کیس کی نشاندہی کی جو قومی پریس میں شائع نہ ہوسکا تھا۔ یہ واقعہ سال 2005 میں 8 اکتوبر کے زلزلے کے بعد پیش آیا اور اس میں ایک عورت زخمی ہوئی۔ **(81)** RESPONSE INTERNATIONAL کے کُرم ایجنسی کے بارے میں DATA BASE کے مطابق 2005 میں بارودی سُرنگوں کی وجہ سے 4 CASUALTIES ہوئیں۔ آئندہ بھی RI اس قسم کے واقعات سے آگاہی اپنی کیمونٹی کی نمائندہ تنظیموں کے توسط سے حاصل کرتے اور اسے ریکارڈ کرتے رہیں گے۔ **(82)**

سال 2006 میں CASUALTIES رونما ہونے کے واقعات میں کثرت سے اضافہ ہوا۔ SPADO کے ریکارڈ کے مطابق 22 مارچ 2006 تک 75 افراد ہلاک اور 96 افراد زخمی ہوئے جن میں سے 99 عام شہری تھے اور ان میں 47 بچے تھے۔ زیادہ تر واقعات ANTIVEHICLE مائنز کے استعمال کی وجہ سے ہوئے (90)، UXO کے استعمال سے 31، ANTIPERSONNEL مائنز کے باعث 25 جبکہ IEDs کی وجہ سے

CASUALTIES 25 ہوئیں۔73% (125) CASUALTIES بلوچستان میں ہوئیں جسکی وجہ تصادم میں پیدا ہونے والی شدت تھی، 19% فاٹا(32) اور 8% صوبہ سرحد(14) میں رونما ہوئیں۔

9 مئی 2006 تک CAMP نے میڈیا کے حوالے سے 300 CASUALTIES ریکارڈ کیں جس میں ANTIPERSONNEL مائنز کے باعث ہونے والے 18 واقعات اور ANTIVEHICLE مائنز کے باعث ہونے والے 31 واقعات میں 74 افراد ہلاک اور 145 افراد زخمی ہوئے۔UXO پھٹنے کے 2 واقعات میں 3 افراد ہلاک اور 2 زخمی ہوئے، گرینیڈ پھٹنے کے 2 واقعات میں 2 افراد ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔ اسی طرح IEDs کے چلنے کے 10 واقعات میں 9 افراد ہلاک اور 62 زخمی ہوئے۔ان واقعات میں 19 بچے اور 7 عورتیں زخمی یا ہلاک ہوئے۔**(84)**

لینڈ مائن مانیٹر کے اپنے ذرائع کے مطابق 2006 میں 44 مزید CASUALTIES بھی ہوئیں جنکا ذکر قومی میڈیا میں ہوا۔14 مئی 2006 تک 11 ہلاکتیں ہوئیں اور 33 افراد زخمی ہوئے۔ مئی 2006 تک RESPONSE INTERNATIONAL کو کُرم ایجنسی میں کسی CASUALTY کی اطلاع نہیں ملی۔**(86)**

پاکستان میں بارودی سُرنگوں، UXO اور IEDs کے واقعات سے ہونے والے اتلاف کا باقاعدہ اور مربوط ریکارڈ رکھنے کا کوئی نظام موجود نہیں، اور نہ ہی معلومات کے حصول (DATA COLLECTION) کا کوئی باقاعدہ طریقہ کار ہے۔اسی وجہ سے بہت سے واقعات ریکارڈ پر آنے سے رہ جاتے ہیں۔ بہت سی این۔جی۔اوز اور میڈیا سے ملنے والی اطلاعات کے ذریعے ان حادثات کا ریکارڈ تیار کرتی ہیں، یا پھر موقع پر موجود اپنی ٹیموں کے توسط سے، یا دوسری این جی اوز کی فراہم کردہ اطلاعات پر انحصار کرتی ہیں۔تاہم ان مختلف ذرائع کے مابین ایسی ہم آہنگی کا فقدان ہے جسکی وجہ سے ایک مُتفقہ معلوماتی ذخیرہ (DATASET) تیار کیا جاسکے۔کئی کوتاہیوں اور تکرار کا ہونا بہت ممکن ہے۔اس طرح CASUALTIES کے بارے میں فراہم شُدہ اعداد و شمار کی صحت یقینی نہیں ہوسکی۔

سال 2005/2002 کے دوران SPADO نے 656 CASUALTIES ریکارڈ کیں جن میں 237 ہلاکتیں جبکہ 419 افراد کا زخمی ہونا شامل تھا۔**(87)** CMDO اور PCBL کے مطابق قبائلی علاقوں میں بارودی سُرنگوں سے 5000 CASUALTIES ہوئیں۔**(88)**

کُرم ایجنسی میں RESPONSE INTERNATIONAL اور CMDO کی جانب سے کئے گئے ایک HOUSEHOLD SURVEY میں، جو کہ جنوری 2006 میں مکمل ہوا، 7189 گھروں کا سروے کیا گیا، 706 CASUALTIES ریکارڈ کی گئیں جن میں 293 اموات، 241 اعضاء کی بُریدگی کے کیس، 172 زخمی ریکارڈ کئے گئے۔ان میں 122 کی عمر 19 برس سے کم تھی جبکہ 522 کی عمر 19 اور 65 سال کے درمیان تھی۔ان میں 82 عورتیں شامل تھیں۔تمام متاثرین عام شہری تھے اور ان میں افغان مہاجرین اور خانہ بدوش قبائل کے افراد بھی شامل تھے۔ایک MINE/UXO ڈیٹا بیس تیار کر لیا گیا ہے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کو بروقت ریکارڈ کیا جاسکے۔ RESPONSE INTERNATIONAL کا برطانیہ آفس اس کوشش میں مصروف ہے کہ اس ڈیٹا بیس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کی دسترس میں لانے کے قابل بنائے۔ **(90)** دسمبر 2005 میں پاکستانی کشمیر میں ایک HOUSEHOLD SURVEY کا اہتمام کیا گیا تاکہ بارودی سُرنگوں سے ہونے والے جانی

تلاف کوریکارڈ کیا جاسکے۔ یہ سروے نومبر 2007 تک جاری رہے گا۔ ایک ابتدائی سروے کے زریعے MINE/UXO کے 150 متاثرین کا پتہ لگا ہے جو پاک و ہند سرحد پر واقع لائن آف کنٹرول کے عباس پور اور بھیرہ ضلعوں سے تعلق رکھتے ہیں۔" جیسا کہ آبادی کا ایک بڑا حصہ لائن آف کنٹرول پر واقع MINE FIELDS کے قرب وجوار میں رہتا ہے، متاثرین کے صحیح تعداد کہیں زیادہ ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے"۔**(91)** مظفر آباد کے RELIEF & REHABILITATION COMMISSION سے ایک میٹنگ کے دوران RESPONSE INTERNATIONAL کو پتہ چلا کہ ایسے علاقے بھی موجود ہیں جہاں پر بارودی سُرنگوں کے متاثرین کی تعداد کُل آبادی کے 0.8 سے لیکر 1% تک بنتی ہے، جبکہ بعض دیگر علاقوں میں یہ شرح 5 سے 7 فی صد تک ہے، خصوصاً وادی ءلیپا میں۔**(92)**

متاثرین کی امداد و معاونت (SURVIVOR ASSISTANCE)

پاکستان میں واقع ایسے علاقے جہاں پر بارودی سُرنگوں کی موجودگی کے شواہد موجود ہیں وہاں پر بارودی سُرنگوں سے زخمی ہونے والے افراد کی ابتدائی طبی امداد، جان بچانے والی ادویات کی فراہمی اور فوری طور پر سرجری کی سہولیات کا فقدان ہے۔ MINE/UXO کے بروقت علاج کے لیے مقامی ہسپتال مناسب طور پر آراستہ نہیں ہیں۔ تجربہ کار سٹاف کی عدم دستیابی، مالی مشکلات، دواؤں، ساز وسامان اور بندوبستی سٹاف کا نہ ہونا عام مسائل ہیں۔ شدید زخمی افراد بشمول بارودی سُرنگوں کے زخمی افراد کے، پشاور یا دیگر قریبی بڑے شہروں میں واقع ہسپتالوں کو بھیج دیئے جاتے ہیں۔ شہریوں کو علاج معالجے اور آمدورفت کے اخراجات خود برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ ایمبولینسوں اور ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے والے افراد کی کمی اور ٹرانسپورٹ کی بروقت فراہمی نہ ہونا متاثرہ افراد کی بروقت مدد میں رُکاوٹ بنتے ہیں۔ اسکا باعث فنڈ کا نہ ہونا اور سماجی سہولتوں (INFRASTRUCTURE) کی عدم دستیابی ہے۔ باجوڑ کے ایجنسی ہیڈکوارٹر ہسپتال کی کوشش تھی کہ 2006 میں بارودی سُرنگوں کے متاثرین کے لیے بروقت طبی امداد کی فراہمی، ایمبولینسوں کی تعداد میں اضافے اور ضروری ادویات کی مفت فراہمی کا بندوبست کر سکے۔ یہ ہسپتال فی الحال خصوصی طور پر بارودی سُرنگوں کے متاثرین کو ہنگامی طبی امداد اور سرجری کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ سال 2005 میں بارودی سُرنگوں کے 30 زخمیوں کو ہنگامی بنیادوں پر TRAUMA CARE کی سہولت فراہم کی۔**(93)** تاہم یہ ہسپتال مناسب طور پر ضروری آلات وغیرہ سے محروم اور مالی کمی کا شکار ہے۔**(94)**

پاکستانی کشمیر میں بارودی سُرنگوں کے زخمیوں کے لیے کسی قسم کی طبی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو مقامی ہسپتالوں میں صرف ابتدائی طبی امداد دی جاتی ہے اور بعد میں راولپنڈی کے سی ایم ایچ یا جنرل ہاسپٹل میں مزید علاج کے لیے بھیج دیا جاتا ہے۔**(95)** زخمیوں کو نجی گاڑیوں یا فوجی گاڑیوں کے زریعے بھیجا جاتا ہے اور اسکے اخراجات حکومت یا فوج ادا کرتی ہے۔**(96)** WHO، UNICEF اور UNFPA نے کشمیر میں پرائمری ہیلتھ کیئر کے عارضی مراکز قائم کئے ہیں۔**(97)**

اگرچہ افغان مہاجرین کی اکثریت اپنے وطن واپس جا چکی ہے تاہم یہاں پر موجود بارودی سُرنگوں کے افغانی متاثرین پاکستان کے طبی مراکز سے استفادہ کرتے ہیں جو ایک گنجان آباد مُلک کے وسائل پر مزید دباؤ کا باعث بنتا ہے۔**(98)**

حکومت کے بقول "افغان CASUALTIES کے لیے پاکستان میں ساز وسامان سے مزین ورکشاپس موجود ہیں... بہت سے ڈاکٹروں نے

ORTHOPAEDIC REHABILITATION میں مہارت حاصل کی ہوئی ہے"۔(99) تاہم، حکومت کے زیر اہتمام بارودی سُرنگوں کے زخمیوں کی بحالی کا کوئی پروگرام بارودی سُرنگوں کی موجودگی والے علاقوں میں موجود نہیں ہے۔(100) ICRC کے مطابق اکتوبر 2005 زلزلے سے پہلے جسمانی بحالی کے قومی پروگرام کا شعبہ مذکورہ ضرورتوں سے نمٹنے سے قاصر تھا۔ "ماسوائے فوجیوں کے، بحالی کی خدمات پاکستانی معذورین کی غالب اکثریت کے لیے آسانی سے مُہیا نہیں ہیں"۔(101) خدمات اور سہولیات کی فراہمی پاکستانی کشمیر میں مفقود جبکہ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں ناکافی ہیں۔ کوئیٹہ میں (زخمی) مریضوں کی تعداد کا صرف 10% پاکستانی ہیں جبکہ پشاور میں جہاں پر زخمیوں کی تعداد کا 88% پاکستانیوں پر مشتمل ہوتا ہے، وہاں پر سہولیات بہتر بھی ہیں اور قابل رسائی بھی۔ جسمانی بحالی کی خدمات تک افغان مہاجرین کی رسائی محدود ہے کیونکہ ان پر اُٹھنے والے اخراجات کافی زیادہ ہیں جبکہ عموماً معیار زیادہ اچھا نہیں ہوتا۔(102)

پشاور میں واقع لیڈی ریڈنگ ہسپتال، خیبر ٹیچنگ ہسپتال اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں بحالی کے ایسے مراکز موجود ہیں جہاں PHYSIOTHERAPY، PROSTHESES اور ایسی دوسری خدمات اور ان سے متعلق آلات وغیرہ موجود ہیں جنکے لئے واجبی سی رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ پاکستانی کشمیر سے تعلق رکھنے والے بارودی سُرنگوں کے متاثرین کا علاج عموماً راولپنڈی میں ہوتا ہے۔ PROSTHESES لگانے اور پھر جسمانی بحالی کے عمل میں تقریباً تین ہفتے کا وقت لگتا ہے اور گھٹنے سے نیچے کے PROSTHESES کے لیے تقریباً چھ سات سو ڈالر کا خرچہ آتا ہے۔ (103) بتلایا گیا ہے کہ "دہشت گردوں کی جانب سے استعمال کی جانی والی UXO/MINES کی وجہ سے زخمی ہونے والوں کو مالی معاوضہ دیا جاتا ہے، مصنوعی اعضاء فراہم کئے جاتے ہیں اور روزگار کے حصول میں مدد دی جاتی ہے۔ اس سب کا انحصار زخموں کی نوعیت پر ہوا کرتا ہے۔ یہ خدمات شہری اور فوجی دونوں کو مُہیا ہیں تاہم فوجیوں کو اسکے علاوہ معذوری الاؤنس بھی دیا جاتا ہے"۔(104)

پشاور میں واقع PAKISTAN INSTITUTE OF PROSTHETIC & ORTHOTIC SCIENCES (PIPOS) میں فراہم کی جانے والی خدمات میں مذکورہ بالا خدمات کے علاوہ PHYSIOTHERAPY کی سہولت بھی موجود ہے جنکے لیے معاوضہ وصول کیا جاتا ہے یا پھر علاج، مالی تعاون (SPONSORSHIP) کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ یہاں پر ہر سال تقریباً 3000 افراد کا علاج کیا جاتا ہے اور 2000 APPLIANCES فراہم کی جاتی ہیں۔ 2005 میں PIPOS نے MINE/UXO کے 36 متاثرین کا علاج کیا جنکا تعلق فاٹا سے تھا ان میں سے 11 زخمیوں کے علاج کے لیے فنڈ خود PIPOS نے فراہم کئے جبکہ باقی 25 کے لیے حکومت اور دیگر ذرائع نے فنڈ فراہم کئے۔ سال 2006 میں PIPOS نے فاٹا میں اپنا ایک علاقائی مرکز قائم کرنے کے اقدامات کئے، اسی طرح ICRC اور فاٹا ڈائریکٹریٹ کے تعاون سے ڈویژن کی سطح پر ایک مرکز قائم کرنے کی کوشش کی۔

اکتوبر کے زلزلے کے بعد HANDICAP INTERNATIONAL کے تعاون سے PIPOS نے چار PROSTHETIC مراکز قائم کئے۔ PIPOS کا سالانہ بجٹ 15 ملین روپے بنتا ہے (تقریباً 250,000 ڈالر) جو کہ مختلف ذرائع سے حاصل ہوتا ہے جس میں حکومت بھی، معاوضوں کی رقوم اور بین الاقوامی ڈونر ایجنسیاں شامل ہیں۔ مرکز میں کُل وقتی 45 ملازمین ہیں جن میں 25 ٹیکنیشن اور ایک ماہر نفسیات بھی شامل ہے۔ PIPOS نے اشارہ دیا ہے کہ اسے اپنے عملے کی استعداد اور صلاحیت بڑھانے کیلئے خارجی مدد کی ضرورت ہے۔

PIPOS نے پشاور یونیورسٹی کی مدد سے PROSTHETICS / ORTHOTICS اور PHYSIOTHERAPY میں ایک ڈگری کورس کا بھی اہتمام کیا ہے۔ 2006 میں PIPOS نے فیکلٹی ممبران کی مزید تربیت کے لیے 4 وظائف کا اجراء کیا۔ یہ تربیت آسٹریلیا میں دی جائیگی۔ (105)

MINISTRY OF WOMEN DEVELOPMENT کا SOCIAL WELFARE AND EDUCATION FUND صوبہ سرحد کے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو حیات ٹیچنگ ہسپتال میں جسمانی بحالی، آرتھوپیڈک ورکشاپ کے قیام اور معذوروں کیلئے سماجی امداد کی فراہمی کے لیے فنڈ فراہم کرتا ہے۔ 2005 میں ان خدمات سے 650 IN-PATIENTS اور 600 OUT-PATIENTS معذوروں نے استفادہ کیا جن میں بارودی سُرنگوں کے 10 متاثرین شامل تھے جبکہ دیگر دو تین سو معذور افراد WAITING LIST میں شامل ہیں۔ اس پروگرام کے تحت 900 افراد کو سال 2005 میں PROSTHESES فراہم کئے گئے۔ متاثرین / معذورین کو اخراجات کا 40% اپنی جیب سے ادا کرنا پڑتا ہے، تاہم غریب لوگوں کی صورت میں کل اخراجات حکومت کی زکواۃ فاونڈیشن ادا کرتی ہے اور اسکے علاوہ PHYSIOTHERAPY SESSIONS کی مفت سہولت بھی دستیاب ہے۔ حکومت یہ پروگرام تقریباً 3.5 ملین روپے (تقریباً 58,600 ڈالر) سالانہ کے بجٹ سے چلاتی ہے۔ پروگرام کو 23 آدمیوں کا سٹاف چلاتا ہے جس میں ایک منیجر، 11 ٹیکنیشن اور ایک سوشل ورکر شامل ہیں۔ اسکی اچھی پیداواری صلاحیت کے باوجود اس مرکز کو اتنا خام مال مہیا نہیں کہ وہ اپنی پیداوار میں اضافہ کر سکے۔ اسے مزید جو چیلنج درپیش ہیں ان میں محکمہ صحت سے تعاون کا فقدان، ٹیکنیکل سٹاف کی کمی اور معذوری کے بارے میں آگاہی کی کمی ہے۔ (106)

صوبہ سرحد کا محکمہ صحت 1977 سے ابتک حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے معذوروں کی بحالی کے پروگرام کو چلا رہا ہے۔ اس مرکز سے جدید فزیوتھراپی کی خدمات کے علاوہ فالج زدگان اور معذوری کے دردوں سے متاثرہ افراد کی خدمات کے لیے ایک DAY CARE CENTER بھی موجود ہے۔ 2005 میں اوسطاً 15 معذور افراد روزانہ ان مفت خدمات سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، ان میں بارودی سُرنگوں کے متاثرین بھی شامل ہیں۔ اس پروگرام کے لیے فنڈ حکومتی محکمہ صحت فراہم کرتا ہے اور سالانہ بجٹ کا تعین ضروریات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کو چلانے کے لیے ایک ڈاکٹر، ایک فزیوتھراپسٹ اور تین ٹیکنیشن موجود ہیں جبکہ مزید افرادی قوت کی ضرورت ہے۔ تاہم یہاں کوئی WAITING LIST موجود نہیں ہے۔ اس مرکز کو دیگر درپیش مشکلات میں معذوری کے بارے میں آگاہی کی کمی اور حکومت اور مقامی COMMUNITIES کی عدم توجہی شامل ہیں۔ (107)

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بھی حکومت کے تعاون سے ایک آرتھوپیڈک ورکشاپ قائم ہے جو PROSTHESES اور اسی طرح کے نقل و حرکت کے ذرائع فراہم کرتی ہے۔ 2005 میں 944 معذور افراد کو خدمات فراہم کی گئیں، جن میں بارودی سُرنگوں کے 12 متاثرین شامل تھے۔ ان میں سے 30 افراد کو PROSTHESES یعنی مصنوعی اعضاء لگائے گئے۔ یہاں بھی کوئی WAITING LIST موجود نہیں ہے۔ اس ورکشاپ کے عملے کی تنخواہیں حکومت ادا کرتی ہے۔ مریضوں سے حاصل کئے گئے معاوضے سے انتظامیہ ادارے کی پائیداری اور استحکام کے لیے وسائل جمع کرتی ہے۔ مریضوں سے معاوضہ نفع کمانے کے نظریئے سے نہیں لیا جاتا۔ اس پروگرام کو ایک آرتھوپیڈک سرجن اور 10 ٹیکنیشن چلاتے ہیں۔ (108)

پشاور ہی کا ایک اور ادارہ REHABILITATION CENTER FOR PHYSICALLY DISABLED (RCDP) صحت

اورمعذوری کے حوالے سے کئی پروگرام چلا رہا ہے جن میں مربوط بحالی پروگرام (INTEGRATED REHABILITATION PROGRAM) کا ایک پروگرام اور ایک (COMMUNITY BASED REHABILITAION (CBR پروگرام شامل ہے۔ RCPD نے فاٹا کے سرحدی علاقوں میں 13 چھوٹے CBR مراکز قائم کئے ہیں، جبکہ آزاد کشمیر میں 8، فاٹا میں 4 (کُرم، اورکزئی، باجوڑ، اور مہمند ایجنسی) اور کوئیٹہ میں ایک مرکز قائم کئے ہیں۔ سن 2006 میں پنجاب، صوبہ سرحد اور فاٹا میں 8 مزید CBR مراکز کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔ RCDP نے پاکستان میں واقع CBR 85 مراکز کو ضروری آلات (EQUIPMENT) کے علاوہ فزیوتھراپی میں ٹریننگ دی ہے اور 16 دیگر مراکز کو چھوٹے عطیات (SMALL GRANTS) اور چھوٹے قرضے (MICRO LOANS) دیئے ہیں۔ سال 2005 میں اس ادارے نے 2210 بیرونی مریضوں (OUT-PATINETS) اور 1217 داخلی مریضوں (IN-PATIENTS) کو فزیوتھراپی کی سہولت فراہم کی۔ اس کے علاوہ 1010 مصنوعی اعضاء اور 34 وہیل چیئرز بھی فراہم کیں۔ مزید برآں اس ادارے کی جانب سے 18 سلائی مشینیں عطیہ کی گئیں، سکولوں اور کالجوں میں زیرِ تعلیم 50 معذور طلباء کی اعانت کی گئی، 374 معذور افراد کی بلا واسطہ مدد کی گئی اور 935 بچوں کو موبلیٹی ٹریننگ سسٹم کے INCLUSIVE EDUCATION کے طریقہ کار کے تحت Associazione Italiana Amici di Raoul Follereau, Italy کے مالی تعاون سے تعلیم فراہم کی۔ اس پروگرام میں 25 PROSTHETIC/ ORTHOTIC ٹیکنیشن اور دو سوشل ورکر شامل ہیں۔ اس مرکز کا سالانہ بجٹ 4 ملین روپے ($ 66,962) ہے۔

کُرم ایجنسی میں RESPONSE INTERNATIONAL کی کوششوں کا محور LANDMINE/UXO متاثرین کی جسمانی بحالی اور صحت سے متعلق سہولیات تک متاثرین کی رسائی کو ممکن بنانا ہے، جن میں PROSTHETICS یعنی مصنوعی اعضاء کی فراہمی شامل ہے۔ اس پروگرام کا ایک اور جزو سماجی/اقتصادی بحالی SOCIO ECONOMIC REINTEGRATION ہے۔

اپر کُرم کے پارہ چنار ہسپتال کے معذوروں کی بحالی کے مرکز (DCR) اور اسی طرح صدہ تحصیل کے ہسپتال میں بھی فزیوتھراپی کی خدمت فراہم کی جاتی ہے۔ ایک مرد اور ایک خاتون فزیوتھراپسٹ نے MINE/UXO متاثرین کے لیے (مریضوں تک رسائی) یعنی OUT-REACH کے ذریعے فزیوتھراپی کی خدمت بہم پہنچائی۔ یہ متاثرین اپنی خراب صحت یا خراب مالی حالت کی وجہ سے ہسپتال تک آنے سے قاصر تھے۔ سال 2005 میں 400 MINE/UXO متاثرین نے فزیوتھراپی کی سہولت سے فائدہ اُٹھایا اور تقریباً 100 متاثرین کو چلنے پھرنے کے معاون آلات (WALKING AIDS) دیئے گئے جن میں 85 بیساکھیاں اور 11 وہیل چیئرز شامل تھیں۔ اس پرجیکٹ کے لیے DIANA, PRINCESS OF WALES FUND سے عطیہ حاصل کیا گیا۔ وسطی کُرم میں RESPONSE INTERNATIONAL پاکستان کے ایک انتہائی دور افتادہ اور غیر ترقی یافتہ علاقے میں کام کر رہا ہے جہاں کوئی بین الاقوامی ادارہ کام نہیں کر رہا، جہاں قبائلی قوانین نہایت سخت ہونے کی وجہ سے عام لوگوں تک رسائی نہایت مشکل ثابت ہوتی ہے۔ **(110)** مئی 2006 تک RI نے مقامی انتظامیہ سے کُرم اور پاکستانی کشمیر میں جسمانی بحالی کے مراکز قائم کرنے کی اجازت حاصل کر لی تھی۔ **(111)**

SARHAD SOCIETY FOR REHABILITATION OF DISABLED نامی ادارہ حکومتی حمایت سے 1982 میں پشاور میں قائم ہوا۔ یہ ادارہ معذور افراد، خصوصاً بچوں کی جسمانی بحالی اور نفسیاتی وسماجی امداد PSYCHOLOGICAL SUPPORT اور معاشرے

میں اُنکی شمولیت کو یقینی بنانے میں مصروف ہے۔2005 میں یہاں سے 30 افراد نے یہاں پر موجود سہولیات سے، معاوضہ ادا کرنے پر، فائدہ اُٹھایا۔اِس ادارے میں ایک فزیو تھراپسٹ، ٹیکنیکل سٹاف کے 7 افراد اور ایک سوشل ورکر کام کرتے ہیں۔وسائل کی کمی کے باعث یہ ادارہ وسعت حاصل کرنے سے قاصر ہے۔

پشاور ہی میں واقع حبیب میڈیکل کمپلیکس PHYSIOTHERAPY FOR DISABLITY پروگرام چلا رہا ہے جس کے تحت معذور افراد کے لیے فزیو تھراپی کی سہولت کی فراہمی کے علاوہ فالج اور معذوری کی دردوں سے متاثر افراد کی نگہداشت کے لیے ایک DAY CARE CENTER کی سہولت بھی موجود ہے۔نیز، آگہی پیدا کرنے کے لیے سیمینار بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔سال 2005 میں اس مرکز اور زلزلے سے متاثرہ علاقے میں قائم میڈیکل کیمپس میں 15000 افراد کی فزیو تھراپی کی گئی، ان جسمانی طور پر معذور لوگوں میں بعض ایسے افراد بھی تھے جو بارودی سُرنگوں سے متاثر ہوئے تھے۔یہ ادارہ مریضوں سے واجبی فیس وصول کرتا ہے۔ اس پروگرام کے لیے اِدارہ کو فنڈ مُہیا کرنے والوں میں NATIONAL COUNCIL OF SOCIAL WELFARE, ISLAMABAD، UNHCR, ICRC, اور AFGHAN COMMISSION شامل ہیں۔ سال 2006 کے دوران حبیب میڈیکل کمپلیکس فزیو تھراپی میں ڈگری پروگرام کے اجراء کی کوششوں میں مصروف تھا۔**(113)**

سَن 2005 میں HUMAN DEVELOPMENT PROMOTION GROUP (HDPG) نے باجوڑ سے تعلق رکھنے والے 14 بارودی سُرنگوں کے ایسے متاثرین جنکی عمریں 18 سال سے کم تھیں، کو مصنوعی اعضاء فراہم کرنے کے علاوہ طبی امداد، فزیو تھراپی اور RECONSTRUCTIVE SURGERY کی خدمات بھی فراہم کیں۔اُنکی WAITING LIST پر 16 افراد موجود ہیں۔اس ادارے کو زنانہ سٹاف کی ضرورت ہے تاکہ بارودی سُرنگوں سے متاثر ہونے والی خواتین کی امداد کے لیے اُن تک رسائی حاصل ہو سکے۔HDPG نے بارودی سُرنگوں سے زخمی ہونے والے 40 افراد کو مصنوعی اعضاء کی فراہمی کے لیے PIPOS کی خدمات حاصل کیں۔ساتھ ہی ساتھ ان افراد کی پشاور منتقلی، ان کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات بھی برداشت کئے۔

ICRC، CHRISTIAN HOSPITAL REHABILITATION CENTER کے انتظامی اخراجات اور عملے کی تنخواہوں کی ادائیگی کا ادارہ کرتا ہے۔سَن 2005 میں اس نے 32 متاثرین اپنے ORTHOPAEDIC/ORTHOTICS UNIT کے ذریعے 33 آلات (DEVICES) تیار اور نصب کیں۔ان میں 11 افراد بارودی سُرنگوں سے زخمی ہوئے تھے۔اس کے علاوہ ہر ماہ تقریباً 10 مصنوعی اعضاء کی مُرمت بھی کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ فزیو تھراپی کا شعبہ ایک ماہ کے دوران 100 افراد کی فزیو تھراپی کے 200 سے 300 تک SESSIONS کرتا ہے۔اس ادارے کا سالانہ بجٹ تقریباً 4.32 ملین روپے ($72,319) بنتا ہے۔**(115)**

اگست 2004 میں ICRC کی جانب سے کئے گئے ایک سروے مشن کے نتیجے میں جسمانی بحالی کا ایک پروگرام شروع کیا گیا جس کا مقصد پاکستان میں موجود تنازعات والے علاقوں کے باشندوں اور کیمپوں موجود افراد کو جسمانی بحالی کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔اکتوبر کے زلزلے سے قبل اس منصوبے کا بنیادی مقصد بلوچستان، صوبہ سرحد اور پاکستانی کشمیر کے جسمانی معذوروں کی خدمات تک رسائی اور بڑھاوا دینا تھا جس کے لیے علاج کے مراکز کا قیام عمل میں لانا تھا۔ICRC نے اس طرح کے تین مراکز کے ساتھ تعاون کے معاہدوں پر دستخط کئے ہیں جن میں فوجی فاونڈیشن ہسپتال، راولپنڈی کے مصنوعی اعضاء کے مرکز کو آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والوں معذوروں کے علاج کے لیے چُنا گیا۔پشاور میں واقع PIPOS کے ادارے کو صوبہ سرحد کے

معذوروں جبکہ کرسچن ہسپتال کوئیٹہ کو بلوچستان اور افغانستان کے معذوروں کے لیے چُنا گیا۔ کرسچن ہسپتال کا BALOCHISTAN COMMUNITY REHABILITATION PROGRAM اس شعبے کو چلاتا ہے علاوہ ازیں صوبہ سرحد کے کیمپوں میں مقیم افغان مہاجرین کو جلال آباد، افغانستان میں ICRC کے قائم کردہ جسمانی بحالی کے مراکز میں بھیجا جاتا تھا۔ مختلف علاقوں کے مریضوں کو مختلف مراکز میں بھیجے جانے (REFERRAL) کا طریقہ کار 2005 کے شروع میں رائج ہوا۔ ماسوائے آزاد کشمیر کے معذوروں کے، جسکا آغاز اکتوبر 2005 کے زلزلے کے تین روز کے بعد شروع ہوا۔ فیصلہ کیا گیا کہ منصوبے کو نئی صورتحال کے مطابق ڈھالا جائے، کیونکہ زلزلے کے نتیجے میں کم از کم 800 افراد کی اعضاء بریدگی (AMPUTATION) ہوئی تھی جبکہ کم از کم 500 ایسے افراد کی نشاندہی ہوئی تھی جنہیں ریڑھ کی ہڈی میں شدید چوٹیں آئی تھیں۔ مظفر آباد میں واقع ICRC کے ہسپتال نے ایسے لاتعداد معذوروں کا بھی علاج کیا جنہیں PERIDHERA NERVOUS LESIONS کی وجہ سے ORTHOSES کی ضرورت تھی۔ روز افزوں طلب کو پورا کرنے کے لئے ICRC نے اتنا مواد، اجزاء (COMPONENTS) اور EQUIPMENT فراہم کیا ہے جس سے POLYPROPYLENE ٹیکنالوجی کے استعمال کے ساتھ 200 ORTHOSES تیار ہو سکیں۔ اسی طرح، حکومت کی اجازت ملنے پر ICRC مظفر آباد میں بھی بحالی کا ایک مرکز قائم کرنے کی خواہاں ہے۔

سَن 2005 میں 2544 مریض، جن میں بارودی سُرنگوں کے 638 متاثرین شامل تھے، کو ICRC کی جانب سے خدمات فراہم کی گئیں۔ ICRC نے 804 PROSTHESES، 41 وھیل چیئرز، 264 بیساکھیاں اور 41 ORTHOSES مفت فراہم کیں جبکہ مریضوں کی آمدورفت اور قیام وطعام کے اخراجات بھی برداشت کئے۔ ICRC کی جانب سے ان تین مراکز میں POLYPROPYLENE ٹیکنالوجی میں عملے کی تربیت کے بعد ان مراکز میں ICRC کی جانب سے بھیجے جانے والے تمام مریضوں کو POLY PROPYLENE PROSTHESES اور ORTHOSES فراہم کئے جائینگے۔

سَن 2003 میں اسلام آباد میں DISABLED REHABILITATION AND INDEPENDENCE PROGRAM نامی ادارے کا قیام غیر مُمالک میں تعلیم پانے والے چند معذور افراد کی کوششوں کی وجہ سے عمل میں آیا۔ ادارے کے مقاصد میں PHYSIOTHERAPY، SPEECH THERAPY کے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ اور پولیو کے متاثرین کو جن کا تعلق پنڈی/اسلام آباد، کشمیر یا مانسہرہ سے ہو، علاج کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ 2005 میں معذوری سے متاثر 100 افراد کو بحالی کی خدمات فراہم کی گئیں اور 500 وھیل چیئرز عطیہ کی گئیں۔ مریضوں کو 10 روپے کی قلیل رقم فیس کے طور پر ادا کرنا پڑتی ہے۔ یہ پروگرام پیشہ ورانہ تربیت بھی فراہم کرتا ہے اور رسائی (ACCESSABILITY) پر سیمینار بھی منعقد کرتا ہے۔ اس کا سالانہ بجٹ 50 لاکھ روپے ہے جس کے لیے فنڈ مُلکی اور غیر مُلکی ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس پروگرام کو چلانے والوں میں 4 فزیوتھراپسٹ، 2 سپیچ تھراپسٹ، ایک ماہر بحالی اور ایک ماہر نفسیات کے علاوہ 5 افراد کا عملہ بھی شامل ہے۔ **(117)**

سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم کی وزارت معذور افراد کی تعلیم، جسمانی بحالی اور تربیت کے 64 خصوصی مراکز چلا رہی ہے۔ معذور افراد کے لیے چاروں صوبوں میں پیشہ وارانہ تربیت کا ایک ایک مرکز بھی ان لوگوں کو تربیت مُہیا کرتا ہے۔ **(118)**

3 دسمبر 2005 کو ایدھی فاونڈیشن آف پاکستان اور SIND DISABILITY FORUM نے کراچی کے معذور افراد کے لیے ٹرانسپورٹ کے

ذریعے روزگار کی فراہمی کے ایک منصوبے کا آغاز کیا جس کے تحت مارچ 2005 میں پہلے 10 افراد کو TRICYCLE RICKSHAWS فراہم کئے گئے۔ (119)

THE INTERNATIONAL ORGANIZATION FOR MIGRATION (IOM) روزگار پیدا کرنے والے ایسے منصوبے تیار کرتا ہے جو VULNERABLE GROUPS کو روزگار کمانے کے قابل بنا سکیں۔ INTERSOS نامی ادارہ پشاور میں افغان مہاجرین اور پاکستان کے ضعیف یعنی VULNERABLE لوگوں کے لیے فنی تربیت کرنے کے علاوہ قبائلی علاقوں میں بھی فنی تربیت فراہم کرتا ہے۔ نیز یہ مہاجر کیمپوں میں COMMUNITY SERVICES بھی فراہم کرتا ہے۔ (120) معذور افراد کو فنی تربیت فراہم کرنے والے دیگر اداروں میں PAKISTAN SOCIETY اور SPECIAL EDUCATION COMPLEX HAYATABAD PESHAWAR HOPE ORGANIZATION, MUE HOSPITAL اور FOR REHABILITATION OF DISABLED LAHORE شامل ہیں۔

معذوری کے بارے میں پالیسی اور اس پر عمل درآمد (Disability Policy & Practice)

1981 کا Disabled Person (Empowerment & Rehabilitaion) Ordinance معذور لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے، جس کے لیے ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کرنا اور Disabled Persons Rehabilitaion Fund سے مالی مدد لینا شامل ہے۔ اس آرڈیننس کے ذریعے National Council for the Rehabilitaion of Disabled Persons کے قیام میں بھی مدد دی۔ (121) تاہم، اس آرڈیننس کے لیے کی گئی قانون سازی کا نفاذ نہیں ہو سکا ہے (122)

سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم کی وزارت معذوری سے متاثر افراد کی امداد سے متعلق ایشوز کی ذمہ دار ہے، لیکن اس میں بارودی سرنگوں کے متاثرین کے حوالے سے کوئی خصوصی حوالے اور بندوبست موجود نہیں ہیں۔ معذوری سے متاثر افراد کے بارے میں 2002 میں ایک قومی پالیسی تشکیل دی گئی تھی۔ اپریل 2005 میں اسلام آباد میں اس وزارت نے ورلڈ بینک کے تعاون سے ایک دو روزہ ورکشاپ کا اہتمام کیا جس کا عنوان National Consultation on National Plan of Action to Implement National P olicy for Persons with Disablities. (123)

بارودی سرنگوں سے متاثرہ افراد بھی دوسرے معذور افراد کی طرح تمام فلاحی خدمات اور سہولتوں کے حقدار ہیں۔ تاہم، پاکستان میں ملک کے اندر بارودی سرنگوں کے مسئلے، (خصوصاً فاٹا کے علاقے میں) کے امکانات کا صحیح احاطہ نہیں کیا ہے۔ پاکستان کے قوانین وضوابط کا اطلاق فاٹا پر نہیں ہوتا۔ (124) جسمانی معذوری سے زیادہ تر متاثرہ افراد کا علاج گھریلو سطح پر ہوتا ہے۔ لیکن بہت سے دیگر معذور افراد بھیک مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی کمائی کا بیشتر حصہ منظم جرائم پیشہ گروہ لے جاتے ہیں۔ The National Council for the Rehabilitaion of the Disabled نے ایسے

افراد کے لیے چند ملازمتوں کا اہتمام کیا اور بعض کو قرضے کی سہولت بھی فراہم کی۔**(125)**

اکتوبر 2005 کے زلزلے کے باعث حکام زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں صحت کی سہولیات بہتر بنانے میں کوشاں ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ معذوروں کی (صحت کی سہولتوں تک) رسائی کو بہتر بنانے اور صنفی اور ماحولیاتی ایشوز کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے میں مگن ہیں۔**(126)** دسمبر 2005 میں Center on DisablitiyAsia-Pacific Development نے معذور افراد کی استعداد میں اضافے (Capacity-Building) کے لیے ایک ورکشاپ منعقد کی جسکے لیے اسے وزارت سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کا تعاون حاصل تھا۔ اس ورکشاپ میں متعلقہ وزارتوں کے نمائندوں، معذور افراد پر کام کرنے والے اداروں، ورلڈ بینک، USAID اور Handicap International کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔**(127)**

توقع ہے کہ 2008 میں ہونے والی مردم شماری میں معذوری سے متعلق سوالات بھی شامل کئے جائیں گے۔**(128)** پاکستان نے Proclamation on the Full Participation of People with Disabilities in the Asi an and Pacific Region پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔**(129)**

References:

1 Interview with Mohammad Kamran Akhtar, Deputy Director for Disarmament, Ministry of Foreign Affairs, Islamabad, 14 February 2006.

2 Pakistan, "Explanation of Vote on the draft resolution," undated but 28 October 2005. The remarks were made after the vote on the draft resolution in First Committee.

3 The official report circulated by the United Nations (CCW/AP.II/CONF.7/NAR.39) is dated 2 November 2005, though Pakistan lists the date of submission as 19 September 2005.

4 Graeme Smith, "Retired Canadian general takes land-mine campaign to Pakistan," *Toronto Globe andMail*, 17 March 2006; "95% victims of landmines are civilians," *Pakistan Press International InformationServices* (Islamabad), 16 March 2006; "Pakistan has 5th largest stockpile of landmines," *Dawn* (Islamabad), 17 March 2006.

5 Pakistan Ordnance Factories, located at Wah cantonment, is a state-owned company established in 1951that in the past produced six types of antipersonnel landmines, two minimum-metal blast mines (P2Mk1and P4Mk2), two bounding fragmentation mines (P3Mk2 and P7Mk1), and two directional fragmentation Claymore-type mines (P5Mk1 and P5Mk2).

6 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form D, 8 October 2004.

7 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form C, 2 November 2005, p. 9; Sixth Annual Conference of States Parties to CCW Amended Protocol II, "Summary Record of the 1st Meeting," Geneva, 17 November 2004 (CCW/AP II/CONF.6/SR.1), 13 May 2005, p. 14.

8 Letter to Pakistan Campaign to Ban Landmines Coordinator from Joint Staff Headquarters, Chaklala Cantonment, 4 April 2002.

9 As a matter of policy, Pakistan has had a complete ban on export of landmines since March 1997. CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form D, 2 November 2005, p. 10.

10 Letter from Joint Staff Headquarters, 14 February 2002. Previously Pakistan said it had not exported since 1991.

11 Sixth Annual Conference of States Parties to CCW Amended Protocol II, "Summary Record of the 1st Meeting, Geneva, 17 November 2004," (CCW/AP II/CONF.6/SR.1), 13 May 2005, p. 14.

12 Interview with Mohammad Kamran Akhtar, Ministry of Foreign Affairs, Islamabad, 14 February 2006.

13 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 2 November 2005, p. 8.

14 Interview with Mohammad Kamran Akhtar, Ministry of Foreign Affairs, Islamabad, 14 February 2006.

15 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 2 November 2005, p. 8.

16 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form A, 2 November 2005, p. 5.

17 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 2 November 2005, p. 7.

18 Interviews April-May 2005 and January-February 2006.

19 Naveed Ahmad, "Trouble in Pakistan's energy-rich Balochistan," *ISN Security Watch*, 30 January 2006, http://www.isn.ethz.ch/news/sw/details.cfm?ID=14606.

20 Frederic Grare, "Pakistan: The Resurgence of Baluch Nationalism," *Carnegie Papers,* No. 65, January 2006; Naveed Ahmad, "Trouble in Pakistan's energy-rich Balochistan," *ISN Security Watch*, 30 January 2006.

21 Zaffar Abbas, "Pakistan's battle over Balochistan," *BBC News* (Islamabad), 27 January 2006; "An exclusive visit by Quetta journalists to 'Kahan Training Camps for Resistance' in Balochistan," *SindhToday*, Special Report, Issue No.95-98, 15 January 2006.

22 Interview with Mohammad Ibraheem Shirani, District Organizer (Zhob), Pakistan Muslim League, Quetta, 16 February 2006; interview with Watan Yar Khilji,Provincial President, Pakistan Federal Union of Correspondents, Quetta, 16 February 2006.

23 Interview with Ghulam Hussain Zarkon, Tribal Elder in Loralai district (Baluchistan), Quetta, 17 February 2006; "Pakistan's battle over Balochistan," *BBC Islamabad*, 27 January 2006; interview with Watan Yar Khilji, President, Zhob District Press Club, Quetta, 16 February 2006.

24 Interview with Watan Yar Khilji, President, Zhob District Press Club, Baluchistan, 16 February 2006.

25 Interview with Tribal Elder, Quetta, 16 February 2006.

26 Since March 2004, the Pakistan Army has been operational in South Waziristan Agency against tribes allegedly involved in harboring Taliban and al-Qaeda terrorist activities. The main sub-tribes of the Wazirs tribe (clan) that are apparently using mines are the Ahmadzai and Yar Gul Khel, and of the Mahsud tribe, the Shaman Khel, Shabi Khel and Bahlolzai sub-clans.

27 Matthew Pennington, "Unrest in Pakistan Setback for Terror War," *Associated Press*, 9 March 2006.

28 Interviews with Haroon Rashid, Senior Correspondent for BBC in Pakistan, Peshawar, 28 February 2006, Mehmood Jan Babar, Correspondent for AVT Khyber Channel, 23 February 2006, and Mohammad Ali, staff reporter, *News International*, 23 February 2006.

29 For more details of this type of mine use, see *Landmine Monitor Report 2005*, pp. 844-846. Knowledge of the use of mines in personal feuds and family disputes was shared by an overwhelming number of interviewees from diverse sections of society,although specifics were hard to come by.

30 Interview with Javed Ullah, Tehsildar, Political Administration of Bajaur agency, 28 February 2006. According to the Frontier Crimes Regulation, if a person or group of persons of a family or tribe commits a crime, the entire family or tribe is held responsible and subject to collective arrest by the local political administration.

31 CCW Amended Protocol II Article 13 Reports, Form B, 8 October 2004 and 2 November 2005. For mine/UXO contamination reported in previous years, se *Landmine Monitor Report 2004*, p. 1088.
32 Under Protocol V to the Convention on Certain Conventional Weapons, explosive remnants of war are defined as unexploded ordnance and abandoned explosive ordnance. Mines are explicitly excluded from the definition.
33 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 8 October 2004.
34 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form F, 8 October 2004.
35 Community Appraisal and Motivation Program (CAMP) interviews with journalists, human rights activists and mine action NGOs in Azad Kashmir, 21–23 February 2006.
36 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form A, 2 November 2005.
37 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form A, 2 November 2005.
38 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form A, 8 October 2004. Similarly, in 2005 Pakistan reported that "The problems of landmines left by Soviet troops on Pak-Afghan border still persist." CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form A, 2 November 2005.
39 Joint Staff Headquarters Strategic Plans Division, ACDA Directorate, Chaklala Cantonment, Pakistan, 14 February 2002; Naveed Ahmad Shinwari and Salma Malik, "Situation Analysis of SALW in Pakistan and its Impact on Security," CAMP research paper, Peshawar, Pakistan, February 2005, p. 13.
40 Rae McGrath, Human Survival and Development, "Assessment of Organizational Structure and of Operations and Plans in Response to Landmines and UXO-Affected Communities in the Federally Administered Tribal Agencies of Pakistan," August-September 2000, p. 6. The assessment was carried out for the Swiss Foundation for Mine Action.
41 Joint Staff Headquarters Strategic Plans Division, ACDA Directorate, Chaklala Cantonment, Pakistan, 14 February 2002; Naveed Ahmad Shinwari and Salma Malik, "Situation Analysis of SALW in Pakistan and Its Impact on Security," CAMP research paper, Peshawar, Pakistan, February 2005, p. 13.
42 CAMP interview with several journalists during a group interview at Quetta Press Club, Quetta, 28 May 2005. See also *Landmine Monitor Report 2005*, p. 847.
43 This view was expressed by several journalists during a group interview at Quetta Press Club, Quetta, 28 May 2005.
44 Interview with Ghulam Hussain Zarkon, Tribal Elder in Loralai district (Baluchistan), Quetta, 17 February 2006. See also, "Pakistan's battle over Balochistan," *BBC Islamabad*, 27 January 2006.
45 It is alleged that 1,500 mines were planted along this road, but no independent verification is available. Interview with Watan Yar Khilji, President, Zhob District Press Club, Quetta, 16 February 2006.
46 Muhammad Ejaz Khan, "Jam asks people to support action against miscreants," *News International*, 20 January 2006.
47 "Pakistani gas pipeline blown up," *BBC News Online*, 4 February 2006.
48 CAMP field visit to Kurram, Aurakzai, Dara Adam Khel and Bajaur in the FATA, April-May 2005.
49 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 8 October 2004.
50 Interview with Mohammed Tashfeen, former political agent of Kurram, Parachinar, 4 February 2006.
51 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 8 October 2004.
52 CAMP interview with Mohammad Kamran Akhtar, Ministry of Foreign Affairs, Islamabad, 14 February 2006.
53 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Forms B and C, 2 November 2005.
54 CAMP interview with Farooq Khan, Truth and Justice Commission, Muzaffarabad, 21 February 2006.
55 "Srinagar-Muzaffarabad bus rejuvenates border economy," *Daily Times* (Pakistan), 22 February 2005. On 7 April 2005, the Kaarwan-e-Aman (Caravan of Peace) bus service was inaugurated from each end, simultaneously, by the prime ministers of both countries.
56 Anil Bhatt Hajipeer, "Army faces onerous task of de-mining Poonch-Rawalkot road," *Outlook India.com*, 4 May 2005, www.outlookindia.com accessed 7 July 2005.
57 Statement by Pakistan, Meeting of the CCW Group of Governmental Experts on Mines other than Antipersonnel Mines, Geneva, 3 August 2005.
58 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form E, 2 November 2005.
59 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Forms A and B, 2 November 2005.
60 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Forms A and B, 2 November 2005.
61 Email from Naveed Shinwari, Chief Executive, CAMP, 13 May 2006; see *Landmine Monitor Report 2005*, p. 849.
62 Email from Tim Carstairs, Policy Director, Mines Advisory Group, 20 September 2005.
63 Response to Landmine Monitor (CAMP) MRE Questionnaire by Haroon Kash, Head of Program, Islamic Relief, Islamabad, 28 February 2006.
64 "Islamic Relief's mine risk education programme in AJK," *News International*, 24 May 2005. See also www.islamic-relief.com. Average exchange rate for 2005: £1 = US$1.820, used throughout this report. US Federal Reserve, "List of Exchange Rates (Annual)," 3 January 2006.
65 Interview with Annelise Dennis, Community Liaison Manager, MAG, Peshawar, 15 May 2006.
66 Response to Landmine Monitor MRE Questionnaire by Ahmed Masoud, MRE Manager, Response International (RI), 28 February 2006.
67 See www.responseinternational.org.uk/pakistan_project3.htm, accessed 2 May 2006. 68 RI, "Mine Awareness And Risk Avoidance," undated, in email, 13 May 2006.

69 Email from Naveed Ahmad Shinwari, CAMP, 13 May 2006.
70 See http://www.responseinternational.org.uk/pakistan_project3.htm, accessed 2 May 2006.
71 Email from Naveed Ahmad Shinwari, CAMP, 13 May 2006.
72 Response to Landmine Monitor MRE questionnaire by Ahmed Masoud, RI, 28 February 2006. Average exchange rate for 2005: £1 = US$1.820, used throughout this report. US Federal Reserve, "List of Exchange Rates (Annual)," 3 January 2006.
73 Email from Naveed Ahmad Shinwari, CAMP, 16 May 2006. Calculation is based on census figures from 1998 stating a population of around 440,000 for Kurram agency.
74 CAMP interview with Humayn Salim, Country Representative-Pakistan, RI, Kashmir, 22 February 2006.
75 Casualty statistics sent to Landmine Monitor (HI) by Raza Shah Khan, Executive Director, SPADO, Peshawar, 27 March 2006. SPADO maintains a database on landmine and UXO casualties with information collected from newspapers, field personnel and NGOs working on mine-related issues.
76 See *Landmine Monitor Report 2005*, pp. 849-850.
77 Email to Landmine Monitor (HI) from Raza Shah Khan, SPADO, Peshawar, 10 May 2006.
78 CAMP interviews with local community members in Bajaur agency, 26-28 February 2006.
79 CAMP database of landmine casualties, sent to Landmine Monitor (HI) by Naveed Ahmad Shinawari, CAMP, Peshawar, 13 May 2006.
80 CAMP interview with Rashid Nazir, Correspondent, *Khabrain* (daily newspaper), Rawlakot, Kashmir, 23 February 2006.
81 CAMP interview with Rashid Nazir, *Khabrain*, Rawlakot, Kashmir, 23 February 2006.
82 Email to Landmine Monitor (HI) from Ahmed Masoud, RI, 4 May 2006, and response to Landmine Monitor VA Questionnaire, 25 February 2006.
83 Casualty statistics sent to Landmine Monitor (HI) by Raza Shah Khan, SPADO, 27 March 2006.
84 CAMP database of landmine casualties, sent to Landmine Monitor (HI) by Naveed Ahmad Shinawari, CAMP, Peshawar, 13 May 2006.
85 Landmine Monitor media analysis, 1 January 2006-14 May 2006.
86 Email to Landmine Monitor (HI) from Ahmed Masoud, RI, 4 May 2006.
87 Email to Landmine Monitor (HI) From Raza Shah Khan, SPADO, Peshawar, 10 May 2006.
88 "5000 tribesmen hit by landmines," *Pakistan Press International* (*PPI*), 3 May 2005; see also *LandmineMonitor Report 2004*, p. 1090.
89 Email to Landmine Monitor (HI) from Humayn Salim, RI, Hajira, 13 May 2006.
90 Email to Landmine Monitor (HI) from Ahmed Masoud, RI, Peshawar, 1 May 2006, and response to Landmine Monitor VA Questionnaire, 25 February 2006; RI, "A Resume of Mine Action in Pakistan, September 2005," sent to Landmine Monitor (HI) by Philip Garvin, RI, 4 September 2005
91 Email to Landmine Monitor (HI) from Ahmed Masoud, RI, Peshawar, 1 May 2006.
92 Landmine Monitor interview with Humayn Salim, RI, Hajira, 23 February 2006.
93 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Dr. Amir Khan, Acting Medical Superintendent and Agency Surgeon, Agency Headquarter Hospital, Bajaur agency, 22 March 2006.
94 Email to Landmine Monitor (HI) from Naveed Ahmad Shinawari, CAMP, Peshawar, 13 May 2006.
95 CAMP interviews with journalists, human rights activists, and mine action NGOs in Azad Kashmir, 21- 23 February 2006.
96 Email to Landmine Monitor (HI) from Naveed Ahmad Shinawari, CAMP, Peshawar, 13 May 2006.
97 "WHO establishing temporary health units," *IRIN* (Islamabad) 16 March 2006, www.irinnews.org, accessed 16 March 2006.
98 See *Landmine Monitor Report 2004*, p. 1090.
99 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 2 November 2005.
100 See *Landmine Monitor Report 2004*, p. 1091.
101 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Antero Kinnunen, Head of Physical Rehabilitation Program, ICRC, Islamabad, 10 May 2006.
102 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Antero Kinnunen, ICRC, Islamabad, 10 May
103 See *Landmine Monitor Report 2004*, p. 1091.
104 CCW Amended Protocol II Article 13 Report, Form B, 2 November 2005.
105 CAMP interview with Bakht Sarwar, Director, PIPOS, Peshawar, 26 February 2006; email to Landmine Monitor (HI) from Bakht Sarwar, PIPOS, Peshawar, 10 May 2006; Handicap International, www.handicapinternational.org.uk. Average exchange rate for 2005: US$1 = PKR (Rs.)59.73501, used throughout this report. Landmine Monitor estimate based on www.oanda.com.
106 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Tahira Ali, Manager, Orthopedic Workshop, Hayat Shaheed Hospital, Peshawar, 20 February 2006.
107 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Muhammad Rehman, Warden in Charge, Hayatabad Medical Complex, Peshawar, 20 February 2006.

108 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Abdul Khaliq, Orthopedic Surgeon, Lady Reading Hospital, Peshawar, 22 February 2006.
109 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Sibghat Ur Rehman, Honorary Director, RCPD, Peshawar, 9 February 2006. For more details, see *Landmine Monitor Report 2005*, p. 851.
110 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Ahmed Masoud, RI, Peshawar, 28 February 2006.
111 Email to Landmine Monitor (HI) from Humayn Salim, RI, Hajira, 13 May 2006.
112 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Ms. Nageena, Head of Program, Sarhad Society for Rehabilitation of Disabled, Peshawar, 22 February 2006.
113 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Habib Ur Rehman, Managing Director, Habib Medical Complex, Peshawar, 20 February 2006.
114 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Murad Ali, Executive Director, HDPG, Peshawar, 21 February 2006.
115 Response to Landmine Monitor VA questionnaire by Dr. Sadrak Jalal, Coordinator, Christian Hospital Rehabilitation Center, Quetta, 26 February 2006.
116 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Antero Kinnunen, Head of Physical Rehabilitation Program, ICRC, Islamabad 10 May 2006.
117 Response to Landmine Monitor VA Questionnaire by Mohammad Ilyas Choudry, President, Disabled Rehabilitation and Independence Program, Islamabad, 14 February 2006.
118 Letter to Landmine Monitor from Aftab Ahmad, Deputy Director, Ministry of Social Welfare and Special Education, Islamabad, letter No. 3-54/05-NR, 3 March 2006.
119 Disabled Peoples' International, "Another step towards CBR: Transport employment scheme for disabled launched," 22 Marc 2006, http://v1.dpi.org, accessed 14 May 2006.
120 See *Landmine Monitor* 2005, p. 852.
121 Government Policy and National Plan towards Persons with Disability, www.apcdproject.org, accessed 14 May 2006.
122 US Department of State, "Country Reports on Human Rights Practices-2005: Pakistan," Washington DC, 8 March 2006.
123 "National Consultation on National Plan of Action (NPA) to Implement National Policy for Persons with Disabilities," www.worldbank.org.pk
124 See *Landmine Monitor Report 2005*, p. 853.
125 US Department of State, "Country Reports on Human Rights Practices-2005: Pakistan," Washington DC, 8 March 2006.
126 "WHO establishing temporary health units," *IRIN*, Islamabad, 16 March 2006, www.irinnews.org accessed 16 March 2006.
127 Asia-Pacific Development Center on Disability, "Disaster Recovery and Disability Workshop," 10-17 December 2005, www.apcdproject.org, accessed 14 May 2006.
128 Statistical Data on Disability Profile, www.apcdproject.org.
129 Government Policy and National Plan towards Persons with Disability, www.apcdproject.org, accessed 14 May 2006.

All Rights Reserved with Landmine Monitor Report 2006